بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۳-۵۰ روپے
ممالک غیر ۷-۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۹ | ۴ ظہور ۱۳۳۹ ہش ۱۰ صفر ۱۳۸۰ھ ۴ اگست ۱۹۶۰ء | نمبر ۳۱

اخبار احمدیہ

ایبٹ آباد ۱۹ جولائی (بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ رات نیند اچھی آگئی اور دن بھر طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ والحمدللہ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ آمین

قادیان ۲ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

علامہ نیاز صاحب فتحپوری قادیان میں

قادیان ۲۹ جولائی۔ علامہ نیاز فتحپوری کل ۲۸ جولائی کو امرتسر سے بذریعہ کار ٹھیک بارہ بجے دوپہر احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں تشریف لائے اور آج ۲۹ کو بارہ بجے دوپہر بذریعہ کار واپس لکھنؤ جانے کے لئے امرتسر روانہ ہوگئے۔ تقریباً ایک سال گذرا جبکہ علامہ موصوف نے قادیان تشریف لانے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا اور ابھی ایام سے اہل قادیان کے دل اشتیاق ملاقات سے پُر تھے۔ تقریباً دو ماہ قبل جب علامہ موصوف اپنے اہل و عیال سمیت پاکستان تشریف لے جا رہے تھے تو ہماری جماعت کے ایک وفد نے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر ان سے ملاقات کی تھی۔ اور علامہ نے وعدہ فرمایا تھا کہ پاکستان سے واپسی پر وہ قادیان تشریف لائیں گے لیکن پاکستان سے واپس لکھنؤ جاتے وقت وہ بوجوہ قادیان تشریف نہ لا سکے۔ کچھ تو اس لئے کہ ان ایام میں پنجاب میں بلا کی گرمی پڑ رہی تھی اور کچھ اس لئے کہ انہیں اپنے رسالہ نگار کی جولائی کی اشاعت کے سلسلہ میں بعض مصروفیات تھیں۔

لکھنؤ سے قریباً دو ہفتے قبل علامہ نے اطلاع دی کہ ان کے اہل و عیال پاکستان سے ۲۹ کو واپس آرہے ہیں اور یہ کہ خود علامہ صاحب ۲۷ کو لکھنؤ سے چل کر ۲۸ کو امرتسر پہنچ جائیں گے۔ اور اسی روز قادیان آجائیں گے۔ اور پھر ایک رات قادیان میں قیام کر کے وہ ۲۹ کی دوپہر کو واپس امرتسر پہنچیں گے۔ اور شام کو بیوی بچوں سمیت تکلتہ میل سے لکھنؤ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ ہم نے علامہ کی خدمت میں خط لکھ کر درخواست کی تھی کہ اگر ان کے لئے ممکن ہو تو وہ ۲۸ کی بجائے ۲۷ کو قادیان پہنچیں اور اس طرح ایک دن کی بجائے دو دن ہمارے پاس قیام فرمائیں۔ لیکن چونکہ علامہ اپنی سیٹ ریزرو کروا چکے تھے اس لئے ایسا نہ ہو سکا۔ اور علامہ اپنے پروگرام کے مطابق ۲۸ کی دوپہر کو قادیان پہنچے اور ۲۹ کی دوپہر کو صرف ایک دن کے مختصر سے قیام کے بعد جبکہ ہمارے دل سیر بھی نہ ہوئے تھے واپس تشریف لے گئے۔

۲۸ کی صبح کو قادیان سے چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی معاون ناظر دعوت و تبلیغ کو امرتسر بھجوا دیا گیا تھا تاکہ وہ امرتسر میں علامہ نیاز صاحب کو Receive کر کے اپنے ساتھ قادیان لے آئیں چنانچہ علامہ نیاز صاحب پنجاب میل سے ٹھیک نو بجے امرتسر پہنچے۔ جہاں چوہدری صاحب نے امرتسر کے ادبی حلقہ کے بعض دوستوں سمیت علامہ کا استقبال کیا۔ فرسٹ کلاس کے ویٹنگ روم میں تھوڑی دیر آرام اور ناشتہ کرنے کے بعد ساڑھے دس بجے امرتسر سے روانہ ہو کر ٹھیک بارہ بجے دوپہر آپ قادیان تشریف لائے۔

معزز مہمان کے استقبال کے لئے مسجد مبارک کے گیٹ سے مہمانخانہ کے گیٹ تک تمام درویش قطار باندھے کھڑے تھے۔ علامہ نیاز صاحب کی کار ریتی بازار اور الحکم سٹریٹ کے راستہ جب مسجد مبارک کے سامنے آکر رکی تو درویشوں نے جوش اور مسرت کے ساتھ اھلاً و سہلاً و مرحبا کہہ کر اپنے معزز مہمان کا استقبال کیا۔ آپ جب کار سے باہر نکلے تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تمام ممبران نے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے اور مصافحہ کیا۔ ممبران انجمن کا تعارف آپ سے کروایا گیا۔ اور آپ آہستہ روی کے ساتھ اپنی قیامگاہ کی طرف چل پڑے۔ آپ کے قیام کا انتظام مہمانخانہ کے درمیانی کوارٹر میں کیا گیا تھا۔ چنانچہ مہمانخانہ کے گیٹ تک تمام درویشوں نے آپ کی خدمت میں السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا۔ اور آپ ان کا جواب دیتے گئے۔ مہمانخانہ میں پہنچ کر غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر آپ نے کھانا کھایا۔ انجمن کے بعض ممبران بھی کھانے میں شریک تھے۔ کھانے سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر آپ نے آرام فرمایا۔ اور پھر شام تک مختلف موضوعات پر آپ گفتگو فرماتے رہے۔

انہی دنوں ہمارے ایک جرمن احمدی دوست مسٹر دلبر نامی ملک کی بھارت کی اکثر جماعتوں کا دورہ کر کے قادیان آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر مسٹر نامی نے مہمانخانہ میں ہی سکرین لگا کر جرمنی کی احمدیہ مساجد اور ربوہ کے سلائڈز علامہ کو دکھائے۔

۹۰ جرمنی کی احمدیہ مساجد اور ربوہ کی تصاویر دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئے اور جماعت کی تنظیم اور دین کے لئے مالی قربانی کی تعریف کرتے رہے۔

۲۹ کی صبح کو غسل سے فارغ ہو کر آپ قادیان کے قابل ذکر مقامات کی سیر کے لئے کار میں تشریف لے گئے۔ جو ہوسٹل تحریک جدید اور کالج کی عمارتوں کو دیکھ کر علامہ پر خاص اثر ہوا۔ اس موقعہ پر چوہدری فیض احمد صاحب اور چوہدری مبارک علی صاحب آپ کے ساتھ تھے۔ چنانچہ آپ نے ہوسٹل اور کالج کی عظیم الشان عمارتوں کو دیکھ کر بار بار ان سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ اتنی بڑی عمارتیں جماعت احمدیہ نے ہی تعمیر کروائی تھیں۔ اور جب اثبات میں جواب دیا گیا تو آپ نے جماعت احمدیہ کی قوت عمل کی بہت تعریف کی۔ کالج کے ہال میں پہنچ کر آپ نے جب اس کی وسعت کا جائزہ لیا اور آپ کو بتایا گیا کہ یہی وہ ہال ہے جس میں جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت منعقد ہوا کرتی تھی۔ تو آپ پر ایک خاص اثر ہوا۔ اس موقعہ پر آپ نے یہ الفاظ فرمائے کہ اس کا مجھے افسوس ہوتا تھا کہ ان عظیم الشان عمارتوں کے جماعت احمدیہ سے چھن جانے کا آپ کو رنج ہو چکا ہے۔ لیکن جب آپ کو بتایا گیا کہ گورنمنٹ نے ان عمارتوں کو جماعت احمدیہ کے حق میں واگذار کر دیا ہے تو آپ بہت خوش ہوئے۔

چونکہ اس موقعہ کو ہلکی سی بارش ہو چکی تھی اور سڑکیں بھی گیلی تھیں جن پر کار نہ جا سکتی تھی۔ اس لئے کار کو ہوسٹل کے قریب ہی روک دیا گیا تھا۔ اور علامہ نے پیدل جا کر عمارتیں دیکھیں اور اس کے بعض حصوں کا معائنہ کیا جو اس وقت گورنمنٹ کے قبضہ میں ہے۔ اور پہلے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملکیت تھا۔ جس میں ایک سو سے زائد قسم کے قلمی آموں کے پیڑ ہیں۔ چنانچہ سڑک خراب (باقی صفحہ ۲ پر)

اراکین مجلس انصار اللہ بھارت متوجہ ہوں

جملہ جماعتہائے احمدیہ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ مجلس ہائے انصار اللہ گو ہر ایک جماعت میں قائم ہیں لیکن عملی طور پر کوئی کام نہیں ہو رہا جس کے نتیجہ میں نہ انصار اللہ کے ممبران اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنے فرائض کو ادا کر رہے ہیں اور نہ ہی مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال ان سے وہ کام لے رہی ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان کے متعلق فرمایا ہے۔ لہٰذا میں جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنی اپنی جماعت کے انصار اللہ کی فہرست مرتب کر کے فوراً ہمیں بھجوا دیں تاکہ انتخابات وغیرہ کروا کر فوری طور پر کام کو شروع کیا جا سکے۔

خاکسار ناظم اعلیٰ انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے ماما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

غالب کون ہوگا۔ اشتراکیت یا اسلام؟

مسٹر خروشیف کا ساری دنیا کو چیلنج

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

آجکل اشتراکی روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف خاص طور پر جوش میں آکر گرج اور برس رہے ہیں۔ ہمیں ان کے سیاسی نعروں سے کوئی سروکار نہیں۔ وہ جانیں اور ان کے مغربی حریف برطانیہ اور امریکہ۔ گو طبعاً ہمیں مغربی ممالک سے زیادہ ہمدردی ہے کیونکہ ایک تو وہ ہمارے اپنے ملک پاکستان کے حلیف ہیں اور دوسرے جہاں برطانیہ اور امریکہ کم از کم خدا کی ہستی کے قائل ہیں۔ وہاں روس نہ صرف کٹر قسم کا دہریہ ہے بلکہ نعوذ باللہ خدا پر ہنسی اڑانا اور مذہب کے نام و نشان تک کو دنیا سے مٹانا چاہتا ہے۔

لیکن اس وقت جو خاص بات میرے سامنے ہے وہ مسٹر خروشیف کا وہ اعلان ہے جو ۷ر جولائی ۱۹۶۱ء کے اخبارون میں شائع ہوا ہے۔ اس اعلان میں مسٹر خروشیف اپنے مخصوص انداز میں دعوے کرتے ہیں کہ بہت جلد اشتراکی جھنڈا ساری دنیا پر لہرانے لگے گا اور اشتراکیت عالمگیر غلبہ حاصل کرے گی۔ چنانچہ اس بارے میں اخباری رپورٹ کے الفاظ درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

"آسٹریا ۶ر جولائی۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے منگل کے دن یہاں کہا کہ مجھے کمیونسٹ ملک کے سوا کسی دوسرے ملک میں جا کر خوشی نہیں ہوتی۔ آپ نے مزید کہا کہ میں ساری دنیا پر اشتراکی جھنڈا لہراتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں اور مجھے اس وقت تک زندہ رہنے کی خواہش ہے مجھے توقع ہے کہ میری اس خواہش کی تکمیل کا دن دور نہیں!"

(نوائے وقت لاہور ۷ر جولائی ۱۹۶۱ء)

خواہش کرنے کا ہر شخص کو حق ہے مگر ہم مسٹر خروشیف کو کھلے الفاظ میں بتا دینا چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہوگی مسٹر خروشیف غالباً تاریخ دان ہوں گے انہوں نے ضرور تاریخ عالم کا مطالعہ کیا ہوگا۔ کیا وہ ایک مثال بھی ایسی پیش کر سکتے ہیں کہ دنیا کے کسی حصہ میں اور تاریخ عالم کے کسی زمانہ میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں توحید کے مقابلہ پر شرک یا دہریت نے غلبہ پایا ہو؟ وقتی اور عارضی غلبہ کا معاملہ جداگانہ ہے کیونکہ وہ نہر کے پانی کی اس ٹھوکر کا رنگ رکھتا ہے جس کے بعد پانی اور بھی تیزی سے چلنے لگتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سرور کائنات فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جنگ احد میں ہوا مگر لمبا یا مستقل غلبہ کبھی بھی توحید کے سچے علمبرداروں کے مقابل پر دہریت اور شرک کی طاقتوں کو حاصل نہیں ہوا اور نہ انشاء اللہ کبھی ہوگا۔ قرآن واضح الفاظ میں فرماتا ہے کہ:۔

كتب الله لاغلبن انا ورسلي

"یعنی خدا نے یہ بات لکھ رکھی ہے کہ شرک اور دہریت کے مقابل پر اس کی توحید کے علمبردار رسول ہمیشہ غالب رہیں گے"

زیادہ مثالیں دینے کی ضرورت نہیں۔ حضرت موسےٰؑ کی طرف دیکھو کہ وہ کس کمزوری کی حالت میں اٹھے اور ان کے سامنے فرعون کی کتنی زبردست طاغوتی طاقتیں صف آرا تھیں مگر انجام کیا ہوا۔ اس کے لئے لندن کے عجائب خانہ میں فرعون کی لاش ملاحظہ کرو۔ حضرت عیسیٰؑ کا یہ حال تھا کہ ایلی ایلی لما سبقتنی کہتے بظاہر رخصت ہو گئے مگر آج ان کے نام لیوا ساری دنیا پر سیل عظیم کی طرح چھائے ہوئے ہیں۔ حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کو دیکھو کہ عرب کے بے آب و گیاہ ریگستان میں ایک یتیم الطرفین بچہ خدا کا نام لے کر اٹھتا ہے۔ اور سارا عرب اس پر یوں ٹوٹ پڑتا ہے کہ ابھی بھسم کر ڈالے گا مگر دس سال کے قلیل عرصہ میں اس در یتیم نے ملک کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور سارا عرب توحید کے دائمی نعروں سے گونج اٹھا۔

مگر اس معاملہ میں گذشتہ مثالیں دینے کی ضرورت نہیں۔ مسٹر خروشیف نے ایک بول بولا ہے اور یہ بہت بڑا بول ہے ہم اس کے مقابل پر اس زمانہ کے مامور مناب رسول اور خادم اسلام حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک پیشگوئی درج کرتے ہیں جو آپ نے خدا سے الہام پا کر آج سے پچپن سال پہلے شائع فرمائی اور اس میں اپنے ذریعہ ہونے والے عالمگیر اسلامی غلبہ کا ان زور دار الفاظ میں اعلان فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ یعنی اسلام اور احمدیت کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱)

دوسری جگہ اس کی تشریح فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا . . . . . . وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب (اسلام) ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب (اسلام) اور اس سلسلہ (احمدیہ) میں فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی . . . . . دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

اور تیسری جگہ روس کے مخصوص تعلق میں اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں نے دیکھا کہ زار روس کا سونٹا (عصا) میرے ہاتھ میں آ گیا ہے اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں۔"

(تذکرہ بحوالہ البدر ۶ر فروری ۱۹۰۳ء)

اس لطیف رؤیا میں روس کے متعلق یہ عظیم الشان بشارت دی گئی ہے کہ وہ خدا کے فضل سے ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روحانی توجہ کے نتیجہ میں اسلام قبول کرے گا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جوا برضاد رغبت اپنی گردن پر رکھے گا اور اس طرح انشاء اللہ اشتراکیت کے موجودہ گڑھ میں بھی دوسرے ممالک کے ساتھ ساتھ اسلام کا جھنڈا لہرائے گا۔ اور یہ جو اس کشف میں "پوشیدہ نالیوں" کے الفاظ آتے ہیں ان میں اشتراکی نظام کی طرف اشارہ ہے جو اس کشف کے سولہ سترہ سال بعد وجود میں آیا اور اس کی پالیسی کی بنیاد آرگنائزیشن اور مخفی کارروائیوں پر رکھی گئی۔

اب مسٹر خروشیف کو چاہیئے کہ اپنے بلند و بالا بولوں کے ساتھ ان خدائی پیشگوئیوں کو بھی نوٹ کر لیں۔ انسانی زندگی محدود ہے۔ مسٹر خروشیف نے ایک دن مرنا ہے اور ہم بھی اس دنیوی زندگی کے خاتمہ پر خدا کی ابدی رحمت کا امید وار ہوں مگر دنیا دیکھے گی اور ہم دونوں کی نسلیں دیکھیں گی کہ آخری فتح کس کے مقدر میں لکھی ہے۔ روس کا ملک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی دیکھ چکا ہے جو ان ہیبت ناک الفاظ میں کی گئی تھی کہ:۔

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

خطبہ جمعہ

نظامِ جماعت سے حقیقی فائدہ اُٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ افراد اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کی اصلاح کریں

اگر غلطیوں کی اصلاح نہ کی جائے تو مفید سے مفید نظام بھی مصیبت اور تکلیف کا موجب بن سکتا ہے

خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ عہدیداروں کی اطاعت بھی ضروری ہے!

لیکن عہدیداروں کا بھی فرض ہے وہ کبھی اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲؍ستمبر ۱۹۴۰ء بمقام قادیان

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
نظام جہاں اپنے اندر

بہت سی برکات

رکھتا ہے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ وہاں اس میں بہت سی پیچیدگیاں بھی ہوتی ہیں اور جتنا نظام بڑھتا چلا جاتا ہے اتنی ہی اس میں پیچیدگیاں بھی بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جتنی کوئی چیز منفرد اور اکیلی ہو اتنی ہی وہ سادہ ہے۔ پس جہاں نظام کے ذریعہ قوموں اور مذہبوں کو فوائد پہنچتے ہیں۔ وہاں اس کی وجہ سے بعض دفعہ غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ اور جو لوگ نظام سے سچا فائدہ اٹھانا چاہیں اُن کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان غلطیوں کی اصلاح کریں اور اصلاح کرتے چلے جائیں۔ اگر ان غلطیوں کی وہ اصلاح نہ کریں تو آہستہ آہستہ وہی نظام جو نہایت مفید ہوتا ہے کسی وقت لوگوں کے لئے عذاب بن جاتا ہے۔ یہ جو آجکل ڈکٹیٹرشپ نازی ازم اور فیسی ازم رائج ہیں۔ یہ بھی

نظام کی بگڑی ہوئی صورتیں

ہیں۔ یہ جو کمیونزم اور بالشوزم کہلاتے ہیں یہ بھی نظام کی بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ وہ نظام ہی ہیں لیکن ان کی کل ٹیڑھی ہو گئی اور کل کے بگڑجانے کی وجہ سے ان میں ایسی خرابیاں پیدا ہو گئیں کہ وہ دُنیا کے لئے مصیبت اور عذاب بن گئے۔ اسلام نے بھی ایک نظام قائم کیا ہے اور ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ نہایت ہی اعلیٰ نظام ہے مگر جس طرح باقی نظام پیچیدہ ہیں ویسے ہی وہ بھی پیچیدہ ہے۔ چنانچہ منجملہ ان کے ہی وہ ایک گروہ کو اٹھاتا ہے اور اُسے اُٹھا کر دوسروں کے لئے ان کی اطاعت واجب کر دیتا ہے۔ بعض لوگ غلط فہمی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف خلیفہ ہی واجب الاطاعت ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم نے صاف طور پر ایک نظام بتایا ہے جس میں صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ خلیفہ کے مقرر کردہ عہدیدار بھی واجب الاطاعت ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (النساء ع) اس کے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ کئے گئے ہیں کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کے بعد اولی الامر کی مگر

اس کے معنے یہ بھی ہیں

بلکہ ترتیب زیں معنے یہی ہیں کہ تم اللہ کی اطاعت کرو تم رسول کی اطاعت کرو۔ اور تم اس زمانہ کے اولی الامر کی بھی اطاعت کرو گویا اللہ بھی موجود ہے رسول بھی موجود ہے اور اولی الامر کی اطاعت بھی ضروری ہے اور یہ وہ معنے ہیں جن کی قرآن کریم کی متعدد آیات سے تصدیق ہوتی ہے مثلاً جہاں خبروں کے پھیلانے کا ذکر ہے وہاں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ کیوں تم ان لوگوں تک خبریں نہیں پہنچاتے جو بات کو سمجھنے کے اہل ہیں اور جن کے سپرد اس قسم کے امور کی نگرانی ہے گویا وہ ایک جماعت تھی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھی۔ اور لوگوں کو حکم تھا کہ بجائے پبلک میں غیر ذمہ دارانہ طور پر خبریں پھیلانے کے اسے پہنچائی جائیں پس یہ آیت بتاتی ہے کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو عام لوگوں سے امتیاز رکھتے تھے اور لوگوں کو حکم تھا کہ وہ ضروری باتیں ان تک پہنچائیں پھر

ایک اور دلیل

اس بات پر کہ اولی الامر کی اطاعت اللہ اور رسول کی موجودگی میں ہی ضروری ہے یہ ہے کہ اللہ کے بعد رسول کی اطاعت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی موجودگی میں ہی رسول کی اطاعت ضروری ہوتی ہے یہ معنے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ فوت ہو جائے تو تم رسول کی اطاعت کرو بلکہ ما حصل یہ ہے کہ جس طرح اللہ کی موجودگی میں رسول کی اطاعت کا حکم ہے اسی طرح رسول کی موجودگی میں ہی اولی الامر کی اطاعت اور ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے (ممکن ہے کوئی اعتراض کرے کہ رسول کی اطاعت کا تو حکم ہوا مگر خلیفہ کی اطاعت کا کہاں حکم ہے؟) سو ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خلیفہ رسول کا قائم مقام ہوتا ہے چنانچہ خلیفہ کے معنے نائب کے ہیں مگر وہ نائب اور قائم مقام اولی الامر کا نہیں بلکہ رسول کا ہوتا ہے۔ پس قرآن کریم کا یہ حکم ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور جب رسول فوت ہو جائے تو تم اس کے خلیفہ کی اطاعت کرو۔ کیونکہ کوئی نظام اس وقت تک نہیں چل سکتا جب تک

خلیفۂ وقت کے مقرر کردہ عہدیداروں کی اطاعت

لوگ اپنے لئے ضروری خیال نہ کریں اسلئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصیٰ امیری فقد عصانی یعنی جس نے میرے مقرر کردہ حاکم کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ حاکم کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ کیونکہ میں ہر جگہ نہیں پہنچ سکتا۔ مجھے لازماً کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے اپنے نائب مقرر کرنے پڑیں گے۔ اور لوگوں کے لئے ضروری ہوگا کہ ان کی اطاعت کریں اگر وہ اطاعت نہیں کریں گے تو نظام ٹوٹ جائے گا۔ پس ان کی اطاعت در حقیقت میری اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی۔ تو اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم میں

ایک ایسا مکمل نظام

پیش کیا گیا ہے۔ جس کے تحت ایک ہی زمانہ میں اللہ کی اطاعت بھی ضروری ہے رسول کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ اور رسول نہ ہو۔ تو اس کے خلیفہ کی اطاعت ضروری ہے اور اسی زمانہ میں اولی الامر کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ اللہ ایک ہے رسول ایک ہے خلیفہ بھی ایک ہی ہوگا۔ لیکن اولی الامر کئی ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے اولی الامر میں جمع کا صیغہ رکھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ کئی ہونگے اور گو خلیفہ ایک ہوگا مگر اس کے تابع بہت سے عہدیدار ہوں گے یہ اسلامی نظام ہے جسے قرآن کریم پیش کرتا ہے اور وہ امتِ محمدیہ کو حکم دیتا ہے کہ

اولی الامر کی اطاعت

کرو۔ لیکن اس میں بعض دفعہ ایک بگاڑ بھی پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ غلطی سے اولی الامر یہ خیال نہیں کرتے کہ لوگوں پر ان کی جو اطاعت فرض ہے۔ وہ اولی الامر ہونے میں ہے۔ زید اور بکر ہونے میں نہیں۔ زید اور بکر ہونے میں تو رسول کی اطاعت بھی نہیں۔ یوں تو رسول کا مقام ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہی حکم دیا ہے کہ اس کی اطاعت کرو۔ مگر خدا نے انہیں جو حق دیا ہے۔ وہ ہر بات میں نہیں اور نہ ہر بات میں انہوں نے کبھی اپنے حق کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حق نہیں تھا اور نہ آپ نے کبھی ایسا کیا کہ کسی کی بیٹی کا اپنی مرضی سے کسی دوسرے سے نکاح کر دیں۔ اسی طرح آپ نے کسی سے نہیں کہا کہ اپنا مکان فلاں کو دے دو۔ بلکہ آپ نے ان امور میں ان کے اختیارات کو بحال رکھا چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک لڑکی جو غلام تھی اور اس کا خاوند بھی غلام تھا مگر بعد کے بعد آزاد ہوئی تو اسے شریعت کے ماتحت اس امر کا اختیار دیا گیا کہ چاہے تو وہ اپنے غلام خاوند کے نکاح میں رہے اور چاہے تو نہ رہے۔

اتفاق کی بات ہے

بیوی کو اپنے خاوند سے شدید نفرت تھی اور ادھر خاوند کی یہ حالت تھی کہ اسے بیوی سے عشق تھا جب وہ آزاد ہوئی۔ اور غلام نہ رہی تو اس نے کہا کہ میں اب اس کے پاس نہیں رہ سکتی۔ خاوند کو چونکہ اس کے ساتھ شدید محبت تھی۔ اس لئے جہاں وہ جاتی وہ پیچھے پیچھے چلا جاتا۔ اور رونا شروع کر دیتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اس حالت میں دیکھا تو آپ کو رحم آیا۔ اور آپ نے اس لڑکی سے کہا کہ اگر تم اس کے پاس رہو تو تمہارا کیا حرج ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کا حکم ہے یا مشورہ۔ آپ نے فرمایا مشورہ ہے حکم نہیں۔ کیونکہ اب تم آزاد ہو چکی ہو۔ اور شریعت کی طرف سے تمہیں اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ چاہو تو تم اپنے غلام خاوند کے پاس رہو۔ اور چاہو تو نہ رہو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ آپ کا مشورہ ہے تو میں اسے ماننے کے لئے تیار نہیں۔ مجھے اس سے نفرت ہے۔ تو

ذاتی معاملات میں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کبھی دخل نہیں دیتے

تھے۔ اسی طرح خلفاء نے بھی کبھی ذاتی معاملات
میں دخل نہیں دیا۔ خود میرے پاس کئی لوگ
آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری لڑکی کا آپ
جہاں چاہیں نکاح پڑھا دیں۔ ہمیں اس پر کوئی
اعتراض نہیں ہوگا۔ مگر باوجود اس کے کہ آج
تک مجھے سینکڑوں لوگوں نے ایسا کہا ہوگا
میں نے کسی ایک کی بات بھی نہیں مانی۔ میں
نے ہمیشہ کہا ہے کہ مجھ پر پہلے ہی کئی ذمہ داریاں
کم ہیں کہ اب میں اور ذمہ داریوں کو بھی اٹھالوں
ممکن ہے میں انتخاب میں کوئی غلطی کر جاؤں
اور اس طرح قیامت کے روز خدا تعالیٰ کے
حضور مجھے جوابدہ ہونا پڑے۔ پس میں کیوں
اس بوجھ کو برداشت کروں۔ شاید ماں باپ
یہ سمجھتے ہوں کہ لڑکیوں کا نکاح کرتے وقت ان
پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ مگر میرے
نزدیک

والدین پر بہت بڑی ذمہ داری

ہوتی ہے اور ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ سوچ
سمجھ کر اور دعاؤں سے کام لینے کے بعد اپنی
لڑکیوں کا نکاح کیا کریں۔ اگر وہ بے احتیاطی
سے کام لیں گے۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ کے
حضور جوابدہ ہوں گے۔ پس جبکہ نکاح
کرانا ایک خاص ذمہ داری کا کام ہے۔ تو بالکل
ممکن ہے مجھ سے کسی کے معاملہ میں کوئی بے
احتیاطی ہو جائے اور قیامت کے دن باپ
تو آزاد ہو جائے اور میں اس کا جوابدہ
ٹھہر جاؤں۔ پس باوجود اس کے کہ میرے
زمانۂ خلافت میں سینکڑوں لوگوں نے
مجھے یہ کہا ہوگا کہ آپ جہاں چاہیں ہماری لڑکی
کا نکاح کر دیں۔ مجھے اس وقت ایک مثال بھی
ایسی یاد نہیں جس میں میں نے دخل دیا ہو۔
اور اپنی مرضی سے ان لڑکیوں کا کہیں نکاح
کر دیا ہو۔ میں ہمیشہ انہیں یہی جواب دیتا ہوں
کہ جب مجھے کسی رشتہ کا علم ہوا تو آپ کو
اطلاع دے دوں گا آگے یہ

ماں باپ کا فرض ہے

کہ وہ غور کریں کہ وہ رشتہ ان کے لئے
موزوں ہے یا نہیں۔ ایسے موقعہ پر بعض
لوگ اصرار بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم
نے اپنی لڑکیوں کا معاملہ آپ کے سپرد کر
دیا ہے۔ مگر میں یہی کہتا ہوں کہ میں اس کے
لئے تیار نہیں۔ ہاں جب مجھے رشتوں
کا علم ہوگا۔ میں لڑکے آپ کے سامنے پیش
کرتا چلا جاؤں گا۔ آپ کو پسند آئیں تو
لیتے جائیں اور اگر پسند نہ آئیں تو رد کرتے
چلے جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اولی الامر
کو جو حکومت دی ہے وہ ذاتی معاملات
میں نہیں قومی معاملات میں ہے۔ رسول کو
بھی اور اولی الامر کو بھی یہ تو حق حاصل
نہیں کہ وہ ذاتی معاملات میں لوگوں پر رعب
جتائیں۔ مثلاً مجھے یہ حق حاصل نہیں
کہ میں جماعت کے کسی آدمی سے یہ کہوں
کہ میں چونکہ خلیفہ ہوں اس لئے تم میری
نوکری کرو۔ اور جو تنخواہ میں دوں وہ قبول
کرو۔ یہ

خلافت کا کام

نہیں بلکہ ایک دنیوی کام ہے اور دوسرے
شخص کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ
وہ اگر چاہے تو انکار کر دے چاہے یہی
کہہ دے کہ میں نوکر نہیں ہونا چاہتا اور چاہے یہ
کہہ کر جو تنخواہ آپ دیتے ہیں۔ وہ مجھے
منظور نہیں۔ اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا
کیونکہ شریعت نے ان معاملات میں اسے
آزادی بخشی ہے۔ یا فرض کرو میں اپنا
مکان بنانے کے لئے کسی دوست سے
کوئی زمین خریدنا چاہتا ہوں تو

ہر شخص کا حق ہے

کہ وہ اگر چاہے تو انکار کر دے۔ مثلاً یہی کہہ
دے کہ میں زمین بیچنا ہی نہیں چاہتا۔ پھر
مال بیچنے والے کا حق ہے جیسے وہ استعمال
کر سکتا ہے۔ یہی حال اولی الامر کا ہے۔
ہماری جماعت میں بھی کچھ ناظر ہیں اور کچھ نظارتوں
کے ماتحت عہدیدار ہیں جنہیں نظام کے لحاظ سے کچھ بھی
دینی اختیارات حاصل ہیں۔ جو جماعتی نظام
سے تعلق رکھتے ہیں۔ جہاں تک ایسے کاموں
کا سوال آجائے گا۔ جو نظام جماعت سے
تعلق نہیں رکھتے۔ وہاں اگر بعض لوگ ان
کے کرنے سے انکار کر دیں۔ تو یہ ان کا
حق سمجھا جائے گا۔ مجھے

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے

کہ میرے پاس ایسی رپورٹیں پہنچتی رہتی ہیں
کہ بعض آدمی ذاتی کام لیتے وقت اپنے
عہدہ کے جتانے کے عادی ہیں۔ اور وہ
بات کرتے وقت دوسروں سے کہہ دیتے
ہیں۔ کہ تم جانتے ہو میں کون ہوں میں ناظر
امور عامہ ہوں یا ناظر تعلیم و تربیت ہوں
یا ناظر اعلیٰ ہوں یا فلاں عہدے دار
ہوں اس قسم کے الفاظ کا دہرانا یقیناً
اس ذمہ داری کے ادا کرنے کے خلاف
ہے جس کا اسلام ان سے مطالبہ کرتا ہے
ہر شخص جسے خدا نے بعض معاملات میں
آزادی دے رکھی ہے۔ اس کے متعلق
ہم یہ حق نہیں رکھتے کہ اس کی آزادی کو
سلب کریں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال

موجود ہے۔ آپ نے ذاتی معاملات میں
کبھی دخل نہیں دیا۔ آپ نے کبھی یہ
یہ نہیں کہا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ تم میری
بات مان لو۔ بلکہ فرمایا۔ کہ یہ میرا ذاتی مشورہ
ہے اسے ماننا یا نہ ماننا تمہارے اختیار
کی بات ہے۔ اسی طرح بعض سودے
ہوئے۔ جن کے متعلق آپ نے صحابہ
سے یہی فرمایا کہ لوگوں سے مشورہ کر لو اور جو
کچھ صحیح سمجھو اس کے مطابق کام کرو۔
تو جماعت کے ذمہ وار کارکنوں کو میں

ہدایت کرتا ہوں

کہ وہ اپنے عہدے سے لوگوں کو ڈرانے کے
لئے استعمال نہ کیا کریں۔ جو شخص کسی
جھگڑے کے موقعہ پر یہ کہتا ہے کہ تم جانتے
ہو میں کون ہوں میں ناظر امور عامہ ہوں یا
ناظر تعلیم و تربیت ہوں یا ناظر اعلیٰ ہوں
وہ اپنے عمل سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ
وہ نظارت کو دوسرے معاملات میں بالا
سمجھتا ہے۔ حالانکہ نظارت کا اپنا ایک
محدود دائرہ ہے۔ اس دائرہ سے باہر اس
کے اختیارات نہیں یا سلسلہ کا کوئی مربی
اور کارکن ایسے مواقع پر اگر یہ کہتا ہے
کہ تم جانتے ہو میں کون ہوں میں سلسلہ کا
مربی ہوں یا سلسلہ کا کارکن ہوں۔ تو وہ اپنے
عہدے کا ناجائز استعمال کرتا ہے مثلاً
دو آدمی آپس میں جھگڑ رہے ہوں۔ تو اگر
ایک ایسا شخص جسے نظام نے لوگوں کے
جھگڑوں کا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر
نہیں کیا وہاں جا کر کہتا ہے کہ میں سلسلہ کا
مربی ہوں یا سلسلہ کا کارکن ہوں تو اس
کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ اس نے اپنا
عہدہ دوسروں پر رعب جتانے کے
لئے استعمال کیا ہے۔ کیونکہ مربی کا کام
لوگوں کی تربیت و اصلاح کرنا ہے نہ کہ جھگڑوں
کا فیصلہ کرنا۔ اس کا یہ ہرگز حق نہیں کہ لوگوں
کے جھگڑوں کا فیصلہ کرے یا اپنا فیصلہ
لوگوں سے منوائے۔ ہاں اگر کوئی قاضی ہو تو
وہ ایسا کہہ سکتا اور اپنا فیصلہ بھی اس
جھگڑے کے متعلق دے سکتا ہے تو

یہ ایک ایسی غلطی ہے

جس کی اصلاح نہایت ضروری ہے۔ پس
میں جماعت کے عہدیداروں کو ہدایت کرتا
ہوں کہ وہ اس بارہ میں احتیاط ملحوظ رکھیں
اور علی الاعلان خطبہ جمعہ میں اس کا
اظہار اس لئے کیا ہے تا وہ دوسرے
لوگ بھی نگران رہیں۔ اور جب سلسلہ کے
کارکنوں میں سے کوئی اس کی خلاف ورزی
کرے تو اس کی فوری طور پر میرے پاس
رپورٹ کریں۔

میں اس بارہ میں اپنا ہی ایک واقعہ سنا
دیتا ہوں جس میں میرا نام ایک موقع پر ناجائز
طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ مگر جب مجھے معلوم
ہوا تو میں نے اس افسر کو سختی سے ڈانٹا

وہ واقعہ یہ ہے

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے ہم قادیان کے
ارد گرد دیہات میں اپنے لئے زمینیں
خریدتے رہتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ہماری
طرف سے ایک زمین کا سودا ہوا۔ مگر ابھی
یہ سودا ہو ہی رہا تھا کہ ننگل کے ایک
شخص نے ہم سے زیادہ قیمت دے
کر اس زمین کو خرید لینا چاہا۔ اس پر ہمارے
مختار نے اسے کہا کہ تم خلیفۃ المسیح
الثانی کا مقابلہ کرتے ہو یہ تمہارے لئے
اچھی بات نہیں۔ مجھے جب اس بات کا علم
ہوا تو میں نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ اس
میں خلیفۃ المسیح الثانی کا کیا تعلق ہے۔ یہ
سودا خلیفۃ المسیح سے نہیں بلکہ مرزا محمود احمد
سے ہو رہا تھا اور دوسرا فریق اس بات کا
حق رکھتا تھا کہ اگر وہ چاہے تو سودے
سے انکار کر کے کسی دوسرے سے سودا شروع
کر دے۔

یہ زمیندارہ معاملہ ہے

اور اس میں دوسرا شخص اختیار رکھتا ہے
کہ وہ چاہے تو مان لے اور چاہے تو نہ مانے
اس میں خلافت یا خلیفۃ المسیح الثانی کا کوئی
سوال نہیں اور نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ دوسرے
نے خلیفۃ المسیح کا مقابلہ کیا۔ گو اخلاقی
طور پر میرے نزدیک اس دوسرے فریق کی
غلطی تھی کیونکہ جب کوئی شخص سودا کر رہا ہو
تو دوسرے کو اس میں دخل نہیں دینا چاہئے
مگر شریعت میں یہ بھی مسئلہ ہے کہ جب تک
کچھ پیشگی رقم نہ دے دی جائے یا بات
پختہ نہ [illegible] اس
وقت تک سودا مکمل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے
دوسرے کو اختیار ہوتا ہے کہ وہ چاہے
تو سودے سے انکار کر دے اور کسی دوسرے
شخص کو زیادہ قیمت پر دے دے۔ بہرحال
ہمارے ملک میں چونکہ عام طور پر لوگوں
کو

اپنے عہدے جتانے کی عادت ہے

جیسے تحصیلدار کہہ دیا کرتے ہیں کہ تم جانتے
ہو ہم کون ہیں ہم تحصیلدار ہیں یا ڈپٹی کمشنر کہہ
دیا کرتے ہیں تم جانتے ہو ہم کون ہیں ہم ڈپٹی
کمشنر ہیں اسی طرح انہوں نے بھی دھمکی دے
دی اور کہا کہ تم جانتے ہو یہ سودا خلیفۃ المسیح
کر رہے ہیں۔ پس تم کسی اور سے نہیں بلکہ خلیفۃ
المسیح کا مقابلہ کر رہے ہو۔ حالانکہ یہ زمین
خلیفۃ المسیح نہیں بلکہ مرزا محمود احمد خرید رہا
تھا۔ اور مرزا محمود احمد کے مقابل میں ایسے
معاملات میں ہر شخص خواہ وہ احمدی بھی
نہ ہو اس بات کا حق رکھتا ہے کہ وہ اگر چاہے
تو انکار کر دے غرض اخلاقی طور پر گو اس
سے غلطی ہوئی مگر میں نے پسند نہ کیا کہ میں
واقف ہو کر اس کی ناواقفیت سے فائدہ
اٹھاؤں۔ تو لوگ بلاوجہ اپنے عہدوں سے
ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اسی طرح جو عہدیدار
ہیں ان کی عورتوں کے متعلق میرے پاس
شکایت آتی رہتی ہے کہ وہ بھی دوسروں
پر رعب جتانا چاہتی ہیں۔ گویا جو احترام ناظر
امور عامہ کو حاصل ہے وہی ناظر امور عامہ

بیوی بھی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور جس طرح عکہ کو ایک حق حاصل ہوتا ہے اسی طرح وہ بھی اپنا حق جتانا چاہتی ہے۔ حالانکہ ناظر امور عامہ کی بیوی کو کوئی حق نہیں کہ وہ لوگوں پر رعب جتائے۔ وہ جماعت میں محض ایک فرد کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر جماعت کے لوگ اس لحاظ سے کہ اس کا خاوند قوم کا ایک خادم ہے۔ اس کا لحاظ کریں تو

یہ ایک اچھی بات ہے

لیکن محض اس وجہ سے کہ وہ ناظر امور عامہ کی بیوی ہے یا ناظر امور خارجہ کی بیوی ہے یا ناظر ضیافت کی بیوی ہے یا ناظر بیت المال کی بیوی ہے یا ناظر اعلیٰ کی بیوی ہے اس کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ دوسروں پر رعب جتائے۔ وہ جماعت کا ایک ویسا ہی فرد ہے جیسے کوئی معمولی سے معمولی شخص کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بعض لوگوں کو رتبہ دیا ہے تو وہ کام کے لحاظ سے دیا ہے۔ اور ان سے تعلق رکھنے والوں کو یہ قطعاً حق حاصل نہیں کہ وہ ان کے رتبہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر لوگوں پر رعب جتانا شروع کر دیں

پس میں جماعت کے دوستوں کو

نصیحت کرتا ہوں

کہ نظام کی برکتیں اس کی پیچیدگیوں کو حل کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ ورنہ نظام کے غلط کا انوکھا و غلط استعمال خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ جیسے ہمارے مختار نے ایک زمین کے معاملہ میں دوسرے سے کہہ دیا کہ تمہارا مقابلہ خلیفۃ المسیح سے ہے حالانکہ وہاں خلافت کا کوئی سوال نہ تھا۔ بلکہ اپنی ذاتی حیثیت میں میری طرف سے ایک سودا ہو رہا تھا۔ اور ایسی صورت میں دوسرے فریق کا حق تھا کہ اسے اگر چاہتا تو زیادہ قیمت پر دوسرے کو دے دیتا۔ لیکن اگر میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا ہوں تو میری حیثیت خلیفہ کی ہوتی ہے اگر میں جماعت کو کوئی حکم دیتا ہوں تو میری حیثیت خلیفہ کی ہوتی ہے لیکن اگر میں اپنے لئے یا اپنے خاندان کے لئے کوئی زمین خریدتا ہوں تو اس میں میری حیثیت خلیفہ کی نہیں ہوتی۔ اور دوسرا

اس بات کا حق رکھتا ہے

کہ وہ سودے سے انکار کر دے یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ترکاری بکنے لگے تو ایک طرف سے میرا آدمی ترکاری لینے کے لئے چلا جائے اور دوسری طرف سے جماعت کا کوئی اور آدمی اب ایسے موقع پر اگر میرا آدمی دوسرے سے یہ کہے کہ تم ترکاری مت خریدو۔ کیونکہ خلیفۃ المسیح یہ ترکاری لینا چاہتے ہیں تو اس کی غلطی ہوگی۔ کیونکہ جیسے میرا حق ہے کہ ترکاری لوں اسی طرح اس کا حق ہے کہ وہ ترکاری لے۔ اگر وہ پہلے پہنچ جاتا ہے تو یقیناً اسی کا حق ہے۔ گو بعض دفعہ شریفانہ رنگ میں ایک دوسرے کی ضروریات کو بھی ملحوظ رکھا جا سکتا ہے اگر اس کی ضرورت زیادہ اہم ہوگی تو میرا آدمی اپنا حق چھوڑ سکتا ہے اور اگر میرے آدمی کی ضرورت زیادہ ہوگی تو دوسرا اپنا حق چھوڑ سکتا ہے۔

پس خلافت کے عہدے داروں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ

ہر چیز کو اس کی حد کے اندر رکھو

اگر تم اسے حد سے بڑھا دو گے تو وہ چیز خواہ کتنی ہی اعلیٰ ہو۔ بری بن جائے گی ایک شاعر کا ایک شعر ہے جو مجھے یاد تو نہیں رہا مگر اس کا مفہوم یہ ہے کہ تل بڑی خوبصورت چیز ہے لیکن جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو مسہ بن جاتا ہے۔ پس ہر چیز کو اس کی حد کے اندر رکھو۔ نظام کو بھی اور انفرادی معاملات کو بھی اور کبھی اپنے عہدوں کا نام لے کر ذاتی معاملات میں دوسروں پر رعب نہ ڈالو۔

(الفضل ۲۴ ...)

برازیل میں احمدیت کی اشاعت

ہندوستانی وزارت خارجہ کی طرف سے شکریہ کا اظہار

خدا کے فضل سے احمدیت کے مخصوص نظریات اور تعلیمات اپنی معقولیت اور دلائل کی مضبوطی کی وجہ سے اکناف عالم میں پھیل رہی ہیں اور نہ صرف باقاعدہ مبشرین احمدیت کے ذریعہ بلکہ لٹریچر کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک پیغام احمدیت پہونچ رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نام مختلف رنگوں میں اسود و احمر تک پہونچانے کے سامان کر رہا ہے۔

مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۶۱ء کو وزارت خارجہ حکومت ہندوستان کی طرف سے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کے نام ایک خط موصول ہوا جس میں یہ تحریر کیا گیا تھا کہ ان کو سفارت خانہ ریو ڈی جینیرو (Rio de Janeiro) کے ذریعہ سے ایک خط مسٹر افانسو بلاشیر آف نیٹیری Mr. Affonso (Blacheyre of Niterci) کا موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے خواہش کی ہے کہ ان کو احمدیہ جماعت کے اس نظریہ کے متعلق معلومات بہم پہونچائی جائیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی وفات کشمیر میں ہوئی اور ان کی قبر ابھی تک وہاں موجود ہے۔ وزارت خارجہ ہند نے اس خط کی نقل نظارت دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بھجوا کر یہ خواہش کی کہ نویسندہ خط کو اس کا جواب بھجوایا جائے۔

مسٹر بلاشیر کے خط سے یہ معلوم ہوا کہ گذشتہ ۱۹۵۶ء میں برازیل کے ایک سیاحتی آدمی مسٹر وکٹوری نو ڈی کاروالہو Mr. (Victorino de Carvalho) Rio de Janeiro نے کے ایک مشہور اخبار (O Globo) میں اپنے کشمیر جانے کا ذکر کرتے ہوئے اس واقعہ کا بھی ذکر کیا کہ کشمیر میں ایک کشتی والے نے ان کو حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کی چنانچہ اس نے اس قبر کو دیکھا اور اس پر جو کتبہ تھا اس کا ترجمہ بھی سُنا۔ اس کو یہ بتایا گیا کہ یہ یسوع کی قبر ہے جو اپنی جوانی کے ایام یہیں موجود مزاحب کا مطالعہ کرتے رہے ہیں اور یہ کہ وہ سیاسی اغراض کے ماتحت سولی پر بھی چڑھائے گئے تھے۔ جو قصہ بتایا گیا وہ بہت معقول اور منطقی اعتبار سے مدلل ہے اور مذہبی کتب میں واقعات کا تسلسل جہاں ٹوٹ جاتا ہے اس واقعہ سے جڑ جاتا ہے۔“

مسٹر بلاشیر نے مسٹر کاروالہو کو لکھ کر اس بارہ میں کچھ سوالات بھی کئے جن کے جواب میں انہوں نے اخبار مذکورہ کے پرچہ بابت ماہ فروری سنہ رواں میں مزید تفصیلات دی ہیں۔ اس اپنے خط میں مسٹر بلاشیر نے عیسائیوں کے مشہور عقائد یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلیبی موت اور دوبارہ جی اُٹھنے کے متعلق اپنی بیزاری کا اظہار کیا ہے اور اپنے ان مذہبی عقائد کا ذکر کیا ہے جو وہ صفائی قلب سے رکھتے ہیں

بہرحال وزارت خارجہ ہند کی خواہش کے مطابق نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے ایک مفصل خط مسٹر افانسو بلاشیر کو بھجوایا گیا اور اس خط کے علاوہ دو کتب کے علاوہ مندرجہ ذیل لٹریچر بزبان انگریزی بھی ارسال کیا گیا ہے۔

(۱) میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں
(۲) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
(۳) تحفہ شہزادہ ویلز
(۴) قرآنی تعلیمات کی خصوصیات
(۵) اسلام، موجودہ زمانہ کا اہم تقاضا
(۶) اسلام اور کمیونزم
(۷) احمدیہ بیرونی مشن
(۸) تحریک احمدیت
(۹) تحریک احمدیت ہندوستان میں
(۱۰) قبر مسیح علیہ السلام
(۱۱) حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں۔

اس لٹریچر اور چٹھی کی رسید کی نقل وزارت خارجہ ہند نے جواب کی چٹھی نظارت ... بھجوائی

ام مظفر احمد کی تشویشناک علالت

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی ربوہ ——

میرے گھر کے یعنی ام مظفر احمد تین دن سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ ان کی ریڑھ کی ہڈی میں نقص اور رعشہ اور اعصابی دردیں اور پتہ کی تکلیف تو چھ سات سال سے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ سال ہا سال سے صاحب فراش اور چلنے پھرنے سے معذور ہو چکی ہیں۔ مگر تین دن سے ان کے پتہ میں زہر پیدا ہو جانے کی وجہ سے ان کی بیماری نے غیر معمولی شدت اختیار کر لی ہے۔ انتہائی درجہ کی بے چینی اور پتہ میں شدید درد شروع ہو گیا۔ جس کے ساتھ سانس کی تکلیف بھی شامل ہو گئی ہے اور جسم کے بعض حصے آکسیجن کی کمی کی وجہ سے نیلے ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے مارفیا کا ٹیکہ تجویز کیا۔ چنانچہ دس بارہ گھنٹے اس کے اثر کے نیچے رہیں۔ اب بظاہر مارفیا کا اثر تو ختم ہو گیا ہے۔ مگر کمزوری انتہاء کو پہنچ گئی ہے۔ اور خوراک عملاً بالکل بند ہے گذشتہ رات ہذیان اور نیم بیہوشی کی حالت رہی اور بخار کسی قدر زیادہ ہو گیا۔ کل شام کو پیر ڈاکٹر کرنل حسن دین صاحب لائل پور سے تشریف لائے۔ اور مقامی ڈاکٹر یعنی ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور ڈاکٹر محمد احمد صاحب اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بھی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

احباب کرام ام مظفر احمد کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں میری ان کی رفاقت قریباً ۵۵ سال سے ہے۔ اور میں خود بھی بیمار رہتا ہوں اور کافی کمزور ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ اور اپنی حفاظت رکھے۔ کیونکہ صرف اسی کی رحمت ہمارے گھر کا سہارا ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۳۰/۷

رانچی میں اسلام اور عیسائیت کا روحانی مقابلہ

احمدی مبلغ کے چیلنج پر رانچی کے مسیحی منّاد کا فرار

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم رانچی

بکم جولائی چند مسلمان غیر احمدی نوجوانوں کا ایک وفد میرے پاس آیا اور بتلایا کہ کچھ دنوں سے رانچی میں ایک مسیحی منّاد پہونچے ہوئے ہیں جو روزانہ سات بجے شام سے دس گیارہ بجے رات تک ہاکی گراؤنڈ پر صلیبی مذہب کی صداقت اور اہل صلیب کے ناجی ہونے پر فصیح و بلیغ تقریر کرتے ہیں، اور یسوع مسیح کی آسمان سے جلد واپسی کی بشارات دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں صبح آٹھ سے گیارہ بجے تک روح القدس کی برکت سے شفا بخشنے کے لئے مجلس منعقد کرتے ہیں، جس میں سینکڑوں مریض روزانہ شفایابی کی غرض سے "امنڈے" چلے آتے ہیں۔ ایک دن مستورات کے لئے مقرر ہے۔ اور ایک دن مردوں کے لئے۔ ہندو، مسلمان، عیسائی سب ہی مذاہب کے مرد و زن ان کے پاس جاتے ہیں، اور منّاد صاحب مریضوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم یسوع پر دل سے ایمان لے آؤ گے اور نفظ یسوع کو ورد زبان بنا لو گے تو یقیناً شفایاب ہو گے۔ ورنہ بے نصیب لوٹ گے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ لہٰذا آپ بھی منّاد سے آپ تبادلہ خیالات کر کے مدلل طور سے اس کے دجل و فریب اور دام سحر خداع کو طشت از بام کر دیں، اور مسلمان مردوں اور عورتوں کا ایمان بچائیں۔ یہ مقامی ہم ان نوجوانوں کے جذبات و بیان کا ترجمہ انہی الفاظ میں ادا کیا گیا ہے۔

۲ جولائی صبح ۸ بجے منّاد صاحب کی قیام گاہ پر پہونچ کر بیان و حقیقت میں تطابق پایا۔ مستورات کے جم غفیر میں بیٹھ کر منّاد صاحب مریضوں کی آنکھوں اور زبانوں پر زیتون کا تیل ڈال رہے تھے۔ اور یسوع کا نام پکار کر شفا دینے کا اعلان کر رہے تھے۔ باہمی گفتگو کی کوئی صورت نظر نہ آئی، بعدہٗ گفتگو کے لئے سات بجے شام کا وقت مقرر کیا گیا۔ اور منّاد صاحب کی ایک تصنیف بھی خرید لی گئی۔ جس میں انہوں نے اپنے حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ بہت عرصہ اسلام کے سنی اور شیعہ فرقوں کو قبول کر لینے کے باوجود مجھے اطمینان قلب نصیب نہ ہوا۔ اور عیسائیت کے ذریعہ ہی مجھے روح القدس ملا۔ اس کتاب میں انہوں نے یسوع مسیح کے آسمان سے جلد ہی زمین پر اترنے کی بھی بشارت دی ہے۔ اس کتاب کا نام ہے "آخری گھنٹے کا مزدور"

وقت مقررہ پر ہم لوگ منّاد صاحب کی قیام گاہ پر پہونچ گئے لیکن مختصر سی گفتگو میں ہی وہ مشتعل ہو کر اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے۔ انہیں توجہ دلائی گئی کہ آپ کو تو تعلیم دی گئی ہے کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ لگائے۔ تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو"۔ لیکن آپ روح القدس کے مدعی ہو کر بھی ان واضح تعلیم کے برعکس مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عیسائی عوام انجیلی تعلیم سے کس قدر دور ہیں۔ اس کے جواب میں منّاد صاحب نے فرمایا کہ یہ روحانی باتیں ہیں اور انجیل کی ان روحانی باتوں کو تو کوئی بڑے سے بڑا پادری یا ڈی ڈی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اور یہ کہ رانچی میں کوئی ایک بھی عیسائی ایسا نہیں ہے جو رائی کے دانہ کے برابر اپنے ایمان کا مظاہرہ کر سکے۔ بلکہ رانچی کے عیسائی نہیں ہیں ان شاء اللہ اب عیسائی پیدا ہوں گے (حالانکہ ہندوستان میں رانچی عیسائیت کا بہت بڑا مرکز ہے ناقل) خاکسار نے جواباً کہا اگر یہ ایسا کلام ہے کہ جسے بڑے سے بڑا عیسائی بھی سمجھ نہیں سکتا تو پھر وہ دوسروں کو سمجھانے کا کیا حق رکھتا ہے؟ اس کا جواب تو وہ نہ دے سکے۔ لیکن آئندہ گفتگو جاری رکھنے سے انکار کر دیا۔ بعدہٗ اپنی دلائل کو بصورت چٹھی ان کے سامنے پیش کیا گیا اور اس چٹھی کو شائع کر کے رانچی میں تقسیم بھی کیا گیا۔ جس کا جواب تو منّاد صاحب نہیں دے سکے البتہ انہوں نے اپنے بلند و بالا دعاوی کو ترک کر کے گوشہ گمنامی کی زندگی اختیار کر رکھی ہے اور سنا یا جاتا ہے کہ وہ رانچی کو خالی کرنے کے لئے رخت سفر باندھ چکے ہیں۔ چٹھی درج ذیل ہے:-

کھلی چٹھی

بنام

جناب پی۔ ڈی۔ ڈینین صاحب حال وارد رانچی۔

میں ایک احمدیہ مسلم مشنری کی حیثیت سے آپکی خدمت میں یہ چٹھی لکھ رہا ہوں

آپ کا دعویٰ ہے کہ یسوع مسیح نے آپ کو درشن دے کر کہا کہ

"اپنے ہموطنوں کو میرے آنے کی
خوشخبری سناؤ کیونکہ میں جلد
ہی آنے والا ہوں"۔
(دن کے آخری گھنٹے کا مزدور)

اور آپ اپنی دعا اور روح القدس سے بیماروں کو شفا دینے کا دعوےٰ بھی کرتے ہیں۔ آپ کے ان بلند و بالا دعووں پر ہمارے کچھ سوالات ہیں امید ہے کہ آپ جوابات دے کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

۱۔ انجیل میں لکھا ہے کہ "اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی"۔
آپ کو روح القدس کا دعوےٰ ہے۔ لیکن کیا آپ ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان کا مظاہرہ کر کے ایک پہاڑ کو اپنی جگہ سے سرکا سکتے ہیں؟
یا روئے زمین کے کسی بڑے سے بڑے عیسائی کا نام لے سکتے ہیں جو انجیل کی اس تعلیم کے مطابق رائی کے دانہ کے برابر اپنے ایمان کا مظاہرہ کر سکے؟ اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو ثابت ہوا کہ دنیا بھر کے عیسائیوں میں سے کسی ایک میں بھی رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہے روح القدس تو دور کی بات ہے۔

۲۔ انجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نے سب سے زیادہ متضرعانہ اور گھبراہٹ کی دعائیں اس موقع پر کیں جب کہ یہودی صلیب پر چڑھانے کے لئے مسیح کو تلاش کر رہے تھے۔ مثلاً

"پھر آگے بڑھا اور منہ کے
بل گر کر یوں دعا کی کہ اے
میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ
پیالہ مجھ سے ٹل جائے"۔
(متی ۲۶)

پھر صلیب پر مسیح نے چلا کر کہا کہ
"ایلی ایلی لما سبقتنی۔
اے میرے خدا! اے میرے
خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ
دیا"۔ (متی ۲۷)

بلاشبہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے تھے۔ لیکن عیسائی دنیا بڑی شد و مد کے ساتھ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ مسیح صلیب پر مر گئے تھے۔ سوال یہ ہے کہ کیا مسیح کی متضرعانہ دعائیں جن کی نظیر انجیلی دعاؤں میں نہیں ملتی۔ بے اثر ثابت ہوئیں؟ اور مسیح صلیب پر مر گئے؟ اگر یہ بات درست ہے تو غیر مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا ماننے والوں کی دعاؤں کا کیا انجام ہو سکتا ہے؟

۳۔ آپ کا یہ دعوےٰ ہے کہ آپ روح القدس کی برکت سے مریضوں کو شفا بخشتے ہیں۔
آپ کے اس دعوے کا صدق و کذب معلوم کرنے کے لئے سطور ذیل میں ایک تجویز پیش کی جاتی ہے:-
رانچی ہسپتال میں سے تیس لاعلاج مریض لے لئے جائیں۔ دس مسلمان ہوں۔ دس ہندو اور دس عیسائی، انہیں قرعہ اندازی کے ذریعہ سے میرے اور آپ کے درمیان تقسیم کر لیا جائے پھر دونوں مذاہب کے پیرووں میں سے چھ چھ آدمی ہمارے معاون شامل ہوں اور ہم اپنی اپنی جگہ اپنے مریضوں کی صحت یابی کے لئے خدا کے حضور میں دعا کریں تاکہ اس امر کا فیصلہ ہو سکے کہ کس کو خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے اور کس پر روح القدس کے دروازے بند ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو اس تجویز کے قبول کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا لیکن اگر آپ نے اپنے بلند و بالا دعووں کے باوجود اس کا تحریری جواب نہ دیا اور نہ ہی اس واضح طریق فیصلہ پر آمادگی کا اظہار کیا۔ تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں اور دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو جائے گی کہ صرف اور صرف اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے جو خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے:-
یہ سب باتیں کل شام کے سات بجے آپ کی قیام گاہ پر پہنچ کر ہم لوگوں نے زبانی آپ کے سامنے پیش کی تھیں لیکن افسوس کہ آپ نے جواب

دینے کی بجائے اخلاق و تہذیب کا دامن چھوڑ کر اپنی کمزوری کا ثبوت دیا۔

اب تحریر ہذا کے ذریعہ سے آپ پر اتمام حجت کی جاتی ہے کہ اگر آپ میں کچھ بھی سچائی ہے تو آپ اس فریقی فیصلہ کو قبول کریں۔ آپ نے اپنی کتاب "دن کے آخری گھنٹے" میں یہ لکھا ہے کہ بہت عرصہ مذہب اسلام میں رہ کر بھی میرا دل مطمئن نہ ہوا اور عیسائیت میں مجھے سب کچھ ملا۔

پس آپ مرد میدان بنیں اور مندرجہ بالا طریق فیصلہ کو قبول کریں تاکہ آپ کو اسلام کا آفتاب صداقت نظر آجائے۔

آپ نے مسیح کی جلد آمد کا جو اعلان کیا ہے یہ کوئی نیا اعلان نہیں ہے۔ آج سے ساٹھ ستر سال قبل ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی نے امریکہ میں ایسا ہی کہا تھا۔ وہ اور اس کا کاروبار تباہ و برباد ہو گیا۔ مسیحی منجمین نے مسیح کی آمد کا زمانہ ۱۸۶۶ء بتایا تھا۔ پھر ملنیل ڈاٹن اور مسٹر ڈنبل نے بالترتیب ۱۸۷۳ء و ۱۸۹۶ء کا زمانہ بتلایا جب یہ زمانہ بھی گذر گیا تو مسٹر جوزف بار کلے نے تالمود کی شرح میں لکھ دیا کہ مسیح کی آمد کا وقت گذر چکا ہے جب یہ سب دعوے مسیحی حضرات کے غلط ثابت ہو چکے ہیں تو آپ کے دعویٰ کو بھی تجربہ کی بنا پر کیوں نہ غلط سمجھا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا کا مسیح نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور امت میں آچکا ہے اور جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ "جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا" اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کا مقدس مسیح مشرق کی شعاعیں پورب یعنی قادیان پنجاب سے نکل کر پچھم یعنی یورپ، افریقہ اور امریکہ وغیرہ مسیحی صلیب کدوں سے صداقت اسلام منوا کر اپنی چمک دکھا رہی ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ اور نبیوں کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام امام مہدی اور دور حاضر کے مسیح موعود کو ایمان

لا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہیں

الراقم۔ اسلام کا ایک ادنیٰ خادم
قریشی عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
سٹیمر اپالی ٹھیانہ ڈاکخانہ ... ڈائمنڈ ۲

غالب کون ہوگا

اشتراکیت یا اسلام

(بقیہ صفحہ ۲)

اب اسلام کے دائمی غلبہ اور توحید کی سربلندی کا وقت آرہا ہے اور دنیا خود دیکھ لے گی کہ مسٹر خروشچیف کا بول پورا ہوتا ہے یا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کا ڈنکا بجتا ہے۔

بے شک ہم بے حد کمزور ہیں اور بالکل بے سروسامان۔ بلکہ پہاڑ کے سامنے گویا ذرہ کے برابر بھی نہیں۔ مگر اسلام کا خدا بڑا طاقتور خدا ہے جو ہمیشہ سے کُن فیکون کے نظارے دکھاتا چلا آیا ہے۔ ہاں ہمارا خدا وہی تو ہے جس نے اسلام کی نشأۃ اولیٰ (یعنی تکمیل ہدایت) کے وقت عرب کے لق و دق صحرا میں بظاہر پانی کا ایک بلبلہ پیدا کرکے اس میں وہ طاقت بھر دی کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس کی زبردست لہریں تمام معلوم دنیا پر چھا گئیں تو کیا اب وہ خدا اسلام کی نشأۃ ثانیہ (یعنی تکمیل اشاعت) کے وقت کمزوری دکھائے گا اور اپنے وعدہ کو بھول جائے گا؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ یقیناً جو لوگ زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ الاسلام یعلوا ولا یعلیٰ علیہ۔ خدا کے فضل و نصرت سے اسلام دنیا بھر میں غالب ہو کر رہے گا اور کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

اسلام اور احمدیت کا ایک ادنیٰ خادم
خاکسار
مرزا بشیر احمد۔ ربوہ
بروز جمعہ ۲۲ر جولائی ۱۹۶۰ء

علامہ نیاز فتحپوری قادیان میں

(بقیہ صفحہ اوّل)

ہونے کی وجہ سے علامہ سارے قادیان کو نہ دیکھ سکے اور واپس مہمانخانہ میں تشریف لے آئے۔

ناشتہ سے فارغ ہو کر آپ نے مقبرہ بہشتی، مسجد مبارک، بیت الفکر، بیت الدعا، بیت الریاضت اور خاندان حضرت مسیح موعود کے مقامات، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، مسجد اقصیٰ اور منارہ وغیرہ دیکھے۔ آپ اپنی کہولت کی وجہ سے منارہ کے اوپر نہ جا سکے۔ اس موقعہ پر صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان آپ کے ہمراہ تھے۔ مسجد مبارک کے نیچے سے گذرتے وقت جب یہ ذکر آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ حیات میں آپ کے مخالفین نے یہاں دیوار کھینچ کر راستہ روک دیا تھا۔ تو علامہ نے فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں اس کی تفصیل پڑھ چکا ہوں۔

مقدس مقامات دیکھنے کے بعد آپ واپس مہمانخانہ تشریف لے گئے۔ دوپہر کا کھانا تیار تھا۔ چنانچہ آپ نے کھانا کھایا اور واپس تشریف لے جانے کی تیاری کی۔ مہمانخانہ کے گیٹ پر سٹیشن کار آپ کو لے جانے اور ہمیں آپ کی دوبارہ آمد کے انتظار میں چھوڑ جانے کے لئے تیار کھڑی تھی۔ چنانچہ ہم نے ان کی قادیان میں تشریف آوری کا شکریہ ادا کرکے الوداع کہا۔ اور آپ ہماری مہمان نوازی کا شکریہ ان الفاظ میں ادا کرکے کہ

"میرے پاس شکریہ ادا کرنے کے لئے موزوں الفاظ نہیں ہیں"

کار میں سوار ہو گئے۔ حالانکہ ہم اپنی جگہ پر یہ سوچ رہے تھے کہ ہم اس معزز مہمان کے شایانِ شان اس کی خدمت کا حق ادا کر سکے ہیں یا نہیں۔

ہمارے یورپین احمدی دوست مسٹر ولیم ناصر بھی رنگون کے راستہ واپس وطن جانے کے لئے اسی کار کے ذریعہ روانہ ہو گئے۔ چوہدری فیض احمد صاحب بھی امرتسر تک مشایعت کے لئے ان کے ساتھ گئے۔ اور ڈیڑھ بجے بعد دوپہر یہ قافلہ امرتسر پہونچ گیا۔ شام پانچ بجے کی ٹرین سے علامہ کے ہمراہ ۵ بجے دہلی سے امرتسر پہنچے۔ اور شام سوا سات بجے کلکتہ میل کے فرسٹ کلاس کے ریزرو ڈبہ میں لکھنؤ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو خیر و عافیت سے منزل مقصود تک پہنچائے۔

علامہ نیاز صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اردو ادب کی دنیا میں ایک بلند پایہ شخصیت کے مالک ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آپ ادبی دنیا سے لوہا منوا چکے ہیں۔ اور آپ کو سند کی حیثیت حاصل ہے۔ آپ اردو زبان کے مشہور ماہنامہ "نگار" کے ایڈیٹر اور مالک ہیں۔ "نگار" ایک علمی اور ادبی ماہنامہ ہے جس کی ۷۷ ویں جلد شائع ہو رہی ہے۔ آپ کے اچھوتے اور انوکھے ادبی مضامین نے ہندوپاک میں دھوم مچا رکھی ہے۔ اردو زبان کے کسی مسئلہ میں تنقید پیدا ہو جائے۔ تو اُسے سلجھانا آپ کے بائیں ہاتھ کا کام ہے اہل ادب تو اب لوگ آپ کے ادبی اور تنقیدی مضامین اور تبصروں اور مقالات کو سرہانے رکھ کر سوتے ہیں۔ آپ متعدد علمی و ادبی کتابوں کے مصنف ہیں۔ اگر عمر کی مقدار کو دیکھا جائے تو قمری حساب سے آپ ۸۰ سال اور شمسی حساب سے ۷۶ سالہ نوجوان بغیر سہارے کے کمر سیدھی رکھ کر چلتے ہیں۔ ان کی ہمت جوان ہے اور جینے کے عزم اور قرینے میں پختگی ہے۔ یہ خوش وضع اور خوش باش انسان جو محفلوں کو زعفران زار بنا دیتا اور مجلسوں کو گرما دیتا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ بوڑھا ہونے کا ارادہ ہی نہیں رکھتا۔

میدانِ صحافت کے آپ نڈر اور بیباک سپاہی ہیں۔ جس چیز کو آپ کا دل تسلیم کرے اس کے بیان کرنے میں کسی لومۃ لائم کو خاطر میں نہیں لاتے یہی وجہ ہے کہ جب آپ نے ہماری جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا اور ہماری خدماتِ اسلامی کو دیکھا اور پھر یہ دیکھا کہ اس چھوٹی سی جماعت نے مسلسل مالی اور جانی قربانیاں دے کر اسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے تو یہ پڑا سکے بغیر کون رہ سکتا ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کے اعتراف کے طور پر بڑے پُر زور نوٹ "نگار" میں لکھے۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت احمدیہ کے مخالف علماء کی طرف سے آپ کی شدید ۴۴

۴۴ - مخالفت کی گئی اور گالیاں تک دی گئیں۔ لیکن یہاں اس کی پرواہ کسے تھی۔ علامہ نیاز "بکوڑ" فسلاً لقمہ دینے ہی سے جوان معترضین کے اعتراضات سے گھبرا جاتے آپ نے "نگار" ہی کے ذریعہ منہ توڑ اور ساکت جواب دیا۔

اور یہی وہ علامہ نیاز صاحب تھے جو ہمارے خصوصی مہمان کی حیثیت سے قادیان تشریف لائے اور ایک روز کے مختصر قیام کے بعد

ایک اہم تبلیغی ضرورت کیلئے احباب جماعت سے تعاون کی درخواست

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

موجودہ زمانہ میں بعض ایسی ایجادات ہوئی ہیں جن سے دوسری قومیں اور ان کے مشنری بالخصوص عیسائی اپنے تبلیغی کاموں میں بہت فائدہ اُٹھاتے ہیں مثلاً ٹیپ ریکارڈنگ مشین، مووی کیمرہ اور پروجیکٹر۔

حال ہی میں ہمارے جرمن احمدی مسلمان مسٹر ولیم ناصر ہمارے ملک میں تشریف لائے اور بھارت کے مختلف شہروں میں جہاں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں تشریف لے گئے ان کے پاس ٹیپ ریکارڈنگ مشین اور سلائڈز دکھانے کا سامان تھا جس کے ذریعہ انہوں نے ہمارے بیرونی مشنوں کی تصاویر دکھائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی گذشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر سنائی نظارت ہذا میں آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ولیم ناصر صاحب کے اس دورہ کا بہت اچھا اثر ہوا اور جماعت کے افراد کے علاوہ بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب بھی ہمارے جلسوں میں صرف اس وجہ سے شرکت کرتے رہے۔ گو مجھے ایک لمبے عرصہ سے خیال تھا مگر اب میں سمجھتا ہوں کہ جلد تر اس کا انتظام ہو جانا چاہیئے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے پاس ایک ٹیپ ریکارڈنگ مشین ہو جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلمات اور تقاریر ریکارڈ کی جائیں صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ کے پیغامات ریکارڈ ہوں اور اسی طرح بعض مذہبی مکالمات سوال و جواب کے رنگ میں ریکارڈ کئے جائیں ٹیپ ریکارڈنگ مشین کے علاوہ ایک مووی کیمرہ اور پروجیکٹر بھی ہو تاکہ ہم یورپ، امریکہ، افریقہ اور دیگر بیرونی ممالک کی احمدیہ مساجد اور مشنوں کی تصاویر کھنچوا کر دکھلانے کا بندوبست کر سکیں۔ اسی طرح مرکز سلسلہ اور باہر کی جماعتوں کی مختلف تقاریب کی تصاویر بھی لی جائیں اور جب بھی ہمارے سالانہ تبلیغی دورے ہوں تو عام تقاریر کے علاوہ ان تصاویر کو دکھا کر اور پیغامات سنا کر تبلیغ کی جائے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس طرح ہماری تبلیغ میں وسعت پیدا ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

پس میں بھارت میں رہنے والے احمدی دوستوں اسی طرح عدن اور افریقہ وغیرہ علاقوں میں رہنے والے احمدی دوستوں سے بذریعہ اعلان ہذا گذارش کروں گا کہ براہ مہربانی وہ مطلع فرمادیں کہ

(۱) کس کمپنی کی ٹیپ ریکارڈنگ مشین، مووی کیمرہ اور پروجیکٹر زیادہ اچھا مفید اور دیرپا رہے گا اور ان کی قیمتیں کیا ہوں گی

(۲) ان ہر سہ اشیاء کے مہیا کرنے میں وہ نظارت ہذا سے کس حد تک تعاون کر سکیں گے

نظارت ہذا ان ہر سہ اشیاء کو تبلیغی اغراض کیلئے خریدنا چاہتی ہے لہٰذا اگر کسی احمدی دوست یا جماعت کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ وہ تینوں اشیاء یا ان میں سے کوئی ایک خرید کر ہمیں دے سکیں تو ان کا یہ عمل ان کے لئے صدقہ جاریہ ہو گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر پائیں گے۔

درماندگی عشق

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب قیصر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

بادۂ حسن تکلم سے میں مخمور نہیں
بے نیازی بھی مری بزم کا دستور نہیں

سچ تو یہ ہے مری دنیا ابھی معمور نہیں
ہے تو گلزار مگر بوئے گل طور نہیں

ہے چمن میں خس و خاشاک نشیمن میرا
برقِ ایام سے یہ گھر بھی نہ ایمن میرا

صبح کے نور کی ہے رات کی ظلمت میں طلب
لطفِ ہستی کی مجھے عشق کی وحشت میں طلب

آنکھ ہے اشک فشاں دل بھی ہے غمگین میرا
پیرہن خونِ محبت میں ہے رنگین میرا

محفلِ دہر میں میرا کوئی غمّاز نہیں
میرا اندازِ طبیعت ہی کوئی راز نہیں

بادۂ ناب ہوں یا ساقیٔ گلفام ہوں میں؟
میں سمجھتا ہوں کہ ٹوٹا ہوا اک جام ہوں میں

آج کیوں میری تاسف پہ طبیعت آئی؟
دو بدو عشق کے کیا ہجر کی وحشت آئی!

دیکھ اے شوق کہ بیتابیٔ الفت آئی
میرے الفاظ سے خوشبوئے محبت آئی!

جی میں آتا ہے کہ کچھ عشق کے آزار کہوں
اپنے دلدار سے حالِ دلِ بیمار کہوں

میں بھی کیا دردِ محبت کا طلبگار نہیں؟
میری تقدیر میں کیا عشق کا آزار نہیں؟

دیدۂ پاک کی ہے راہِ محبت میں طلب
گوہرِ صدق کی دریائے حقیقت میں طلب

عکسِ خورشید سے روشن ہے ترا چہرا
تجھ سے پُر نور ہو آئینۂ ہستی میرا

چشمِ محمود کجا اور رخِ سلطان ایاز
نغمۂ دل کے لئے چاہیے اب سازِ حجاز

کشمکش حسن و محبت کی دکھائے ساقی
خوابِ غفلت سے تو قیصر کو جگائے ساقی

دیدۂ شوق میں آ اشکِ محبت بن کر
تابِ ادراک میں آ فہم کی قوت بن کر

کاش اسلاف کا وہ دردِ جگر ہو مجھ پر
گرمیٔ خلقِ ابوذر کا اثر ہو مجھ میں!

گلشنِ عشق کے پھولوں کا ہو اک ہار عطا
مختصر یہ کہ مجھے تیرا ہو آزار عطا

بادۂ عشق کی مستی کی قسم ہے مجھکو
حنظلِ عشق کی تلخی کی قسم ہے مجھکو

توسنِ عشق کی مضبوط عناں کا صدقہ
غازیٔ دین کی تلوار و سناں کا صدقہ

فاطمہؓ اور خدیجہؓ کی رسالت پہ نصیب
التجا ہے کہ مجھے بھی قربت ہو نصیب

درخواستہائے دعا۔ (۱) خواجہ محمد صدیق صاحب ثاقب ناظم [illegible] آفس پونچھ بڑھتے ہوئے مالی مشکلات اور قرض کی زیادتی سے پریشان ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ کو اپنی ملازمت کے سلسلہ میں کچھ پریشانیاں لاحق ہیں احباب بزرگان کی پریشانیوں کے ازالہ اور مالی مشکلات کے دور ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔
(۲) بابو محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں کی اہلیہ اکثر بیمار رہتی ہیں موصوفہ کو بلڈ پریشر کی تکلیف ہے نیز بابو صاحب کی بیٹی امتہ [illegible] بیگم کی صحت بھی اچانک کمزور ہو گئی ہے۔ ہر دو کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے (۳) بابو تاج الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرینگر کشمیر اپنی مالی مشکلات اور اپنی اہلیہ کی علالت کی وجہ سے پریشان ہیں اور عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ کریم سب کی مشکلات دور کرے اور اپنے فضل سے فراخی کے سامان پیدا کرے۔ آمین۔ خاکسار حکیم محمد عبید اللہ مبلغ سلسلہ احمدیہ بیلوبہ حال ممبر دارالمعارف قادیان۔

افراد جماعتہائے احمدیہ ہند کی جلد توجہ کا متقاضی

صیغہ نشر و اشاعت

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ عرصہ قریباً تین سال سے آپ نے تعاون سے نظارت کا نشر و اشاعت کا کام ہو رہا ہے اور جملہ احباب جماعت نے اس سلسلہ میں مجھ سے کما حقہٗ تعاون فرمایا ہے کہ جس کے لئے میں سب کا مشکور رہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کی خدمت کو قبول فرما کر مزید بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

اب ملی سال ۶۱-۱۹۶۰ء شروع ہو چکا ہے اور اس کی پہلی سہ ماہی گذر رہی ہے۔ اور نشر و اشاعت کے کام کے لئے نئے سال کے پروگراموں کے مطابق کام کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے جملہ افراد و عہدیداران جماعتہائے ہند کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ پہلے کی طرح اس سال بھی چندہ نشر و اشاعت جلد از جلد ارسال فرماویں تاکہ ضروری لٹریچر کی اشاعت میں تاخیر نہ ہو اور کام برابر جاری رہے۔ مبلغین بھی اس طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے اور زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے آمین۔

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے ماہ جون ۱۹۶۰ء میں تقسیم و ترسیل لٹریچر کا جو کام ہوا ہے اس کا گوشوارہ درج ذیل ہے۔ اس میں افراد جماعت، مبلغین کے علاوہ غیر احمدی و غیر مسلم کو بھی بھجوایا گیا لٹریچر شامل ہے کہ جن سے خط و کتابت کی جاتی رہی اور ضروری لٹریچر بھجوایا گیا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اس لٹریچر کی ترسیل کو بہتر نتائج کا حامل بنائے آمین۔

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

گوشوارہ تقسیم و ترسیل لٹریچر ماہ جون ۱۹۶۰ء

نمبر شمار	نام لٹریچر		تعداد	نمبر شمار	نام لٹریچر		تعداد
۱	آسمانی پیغام	اردو	۵۵	۲۲	حقیقی اسلام	اردو	۱۲
۲	آسمانی تحفہ	"	۸۶	۲۳	گھارن کو پیش کش	"	۱۳
۳	پیغام صلح	"	۴۱	۲۴	قرآن کریم	ع و ف	۲
۴	تحریک احمدیت	"	۳۲	۲۵	قاعدہ یسرنا القرآن	"	۱
۵	اسلام اور اشتراکیت	"	۲۴	۲۶	دعوۃ الامیر	فارسی	۱۰
۶	فتنہ سلطے مصر بر وفات حضرت عیسےٰؑ	"	۲۸	۲۷	اسلامی اصول کی فلاسفی	اردو	۲
۷	جماعت احمدیہ کا عملی نمونہ	"	۶۶	۲۸	مذہب اور سائنس	"	۱
۸	الہدیٰ	"	۲۴	۲۹	اسلامی پردہ اور خطبہ جمعہ		۳
۹	محامد خاتم النبیین	"	۶۴	۳۰	تحریک جدید کے ۵۰۰۰ مجاہدین	"	۱
۱۰	احمدیت کا پیغام	"	۷۴	۳۱	مخزن المعارف	"	۲
۱۱	ضرورت مذہب	"	۳۵	۳۲	الفرقان	"	۱
۱۲	تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک	"	۶۲	۳۳	در ثمین	فارسی	۱۲
۱۳	عقائد و تعلیمات	"	۵	۳۴	دبی بہار اکرشن	بنگالی	۵
۱۴	تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک (چارٹ)	"	۲۵	۳۵	زمانہ کا اوتار	"	۵
۱۵	وصیت حجۃ الوداع	"	۲۲	۳۶	پوزیں کھیل	گورمکھی	۱۷
۱۶	تناسخ و اواگون	"	۲	۳۷	آسمانی تحفہ	"	۴۱
۱۷	سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ	"	۴۱	۳۸	میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	"	۲۵
۱۸	سیرت حضرت مسیح موعودؑ	"	۲۶	۳۹	نمانہ مترجم	"	۴۷
۱۹	خاتم النبیین کے بہترین معنی	"	۳۵	۴۰	دبی بہار اکرشن	ہندی	۴۰
۲۰	احمدی جماعت علامہ نیاز فتحپوری کی نظر میں	"	۳۵	۴۱	کرشن اوتار کا پیغام	"	۴۵
۲۱	چار مذہب	"	۱۰	۴۲	آسمانی تحفہ	"	۴۱
				۴۳	تناسخ یا اواگون	"	۴۲
				۴۴	میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں	"	۴۱

فہرست وصولی چندہ درویش فنڈ

ماہ جولائی میں جن احباب جماعت کی طرف سے چندہ درویش فنڈ میں رقوم وصول ہوئی ہیں ان کی فہرست بغرض دعا شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس تحریک میں حصہ لینے والے احباب کو جزاء خیر دے۔ اور اپنے فضل سے ان کی جملہ مشکلات کو دور فرمائے آمین۔

اس مد میں متوقع سالانہ بجٹ کے مقابل بحساب ماہ جو وصولی ہوتی ہے اُسے تسلی بخش قرار نہیں دیا جا سکتا۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اور عہدہ داران مال اس تحریک کی ضرورت اور اہمیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ دلچسپی لے کر وصولی کے کام کو تیز کریں۔

ابھی تک متعدد جماعتوں کی طرف سے اس تحریک میں وعدوں کا انتظار ہے۔ ایسی جماعتیں جنہوں نے تاحال اپنے وعدے نہیں بھجوائے ان کو چاہیئے کہ جلد از جلد وعدہ جات بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ ناظر بیت المال قادیان

فہرست وصولی چندہ درویش فنڈ بابت ماہ جولائی ۱۹۶۰ء

مکرم پی احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مرکرہ ۴۰/-
" مرزا امیر بیگ صاحب فیض آباد ۵۰-۵
" ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب " ۲/-
" بابو فیروز دین صاحب جموں ۲-۲۵
" ب خان صاحب کیرنگ ۱/-
" احمد نور صاحب " ۱/-
از جماعت احمدیہ کیرنگ (بلا تفصیل) ۱۲/-
" موسےٰ حسین صاحب منگلور ۴/-

مکرم احمد حسین صاحب منگلور ۱-۵۰
" سیٹھ یوسف احمد صاحب بانی کلکتہ ۸۰/-
" محمد شمس الدین صاحب " ۵/-
" حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد ۵/-
" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب " ۲/-
" فاضل الہ دین صاحب " ۲/-
" علی محمد الہ دین صاحب " ۲/-
" حسن صاحب کاپی گوڑہ ۵/-
" سید جہانگیر علی صاحب " ۱۵/-
" سید جہانگیر علی صاحب تلنگانہ " ۲/-
" سید عمر صاحب " ۱۵/-
مکرمہ للو بی بیگم صاحبہ سید حسن صاحب کاپی گوڑہ ۱۵/-
" جمیلہ خاتون صاحبہ نیپال ۵/-
مکرم عبدالرزاق صاحب گونڈہ ۶/-
" ملک بشیر احمد صاحب آڑھا ۱-۵۰
از جماعت احمدیہ چینگا ڑی ۱۶-۵۰
مکرم عطاء الرحمن صاحب مونگ بھجا مائینز ۲/-
" دلبر خان صاحب " ۵/-
جماعت احمدیہ مدراس ۵/-
" بخش خان صاحب کوشیلد ۵/-
" ماسٹر نظام الدین صاحب رانچی ۹-۸۵
" عبدالباری صاحب " ۰-۸۵
بذریعہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر طرق از ۱۹۶۰ء
" مختار احمد صاحب ایانہ ۱۵-۴۰
جماعت احمدیہ بھیلشور ۱۰-۰۰

45 Lif of Mohammad inglish 26
46 Lif and Teaching of Mahammad inglish 15
47 Lif of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad Qadiani 23
48 The Last message Prince of Peace 19
49 Why I belive in Islam 25
50 Islam Versos Communism 26
51 Ahmadiyya Movement in India 30
52 Islam the Need of the hoa 35
53 characteristics of Holy Quran 24
54 the Teaching of Islam 6
Translation part I of Holy Quran 1
55 Islamic Prayers 41
58 The New World Order of Islam 2
59 The Kindered to Humanity
60 An objective approach to the present day Economice and Sosial Prollems 37
61 A Heaven by Call to the Indian people 20

وصایا

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر موصی کو کسی قسم کا شک اپنی وصیت کے بارہ میں ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو اس سے اطلاع دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۲۴۱ منکہ زین العابدین انور ولد آغا حسین مرحوم قوم مولا پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے پاس کوئی جائداد غیر منقولہ ذاتی یا جدی نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد بناؤں یا مجھے ملے اور میری وفات پر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اس حساب میں کوئی رقم ادا کروں تو وہ وقت حساب مجرا کی جائے گی۔

میں صدر انجمن احمدیہ میں ملازم ہوں جہاں سے مجھے ۷۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اپنی کل آمد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ میری یہ وصیت میری ہر قسم کی آمد کمی وبیشی پر حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

العبد زین العابدین انور ۱۲/۷/۶۱ گواہ شد نذیر احمد عطاء الرحمن سیکرٹری وصایا مقامی صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان ۱۲/۷/۶۱ گواہ شد عبد العظیم محرر دفتر بیت المال قادیان ۱۲/۷/۶۱

نمبر ۱۳۲۴۲ منکہ لعل دین ولد عطا محمد قوم کھٹی پیشہ زمینداری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالابن ڈاکخانہ گلہوتی ضلع پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں لعل الدین ولد عطا محمد قوم کھٹی سکنہ کالابن پونچھ کشمیر بقائمی ہوش وحواس خمسہ مندرجہ ذیل وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری موجودہ حاضر جائیداد مندرجہ ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۱) زمین زرعی قیمتی ۷۲۰/- (۲) بھینس ایک عدد قیمتی ۲۰۰/- (۳) مکان قیمتی ۱۰۰/- کل قیمت ۱۰۲۰/- روپے۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میرے ذمہ ۱۰۲/- روپے کی رقم مطابق حساب مبلغ بیس روپے سالانہ ادا کرتا ہوں پانچ سال میں سالم رقم ادا کروں گا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد میری وفات کے بعد ہوگی اس کی بھی وصیت ۱/۱۰ ہے۔

العبد لعل الدین بقلم خود ۴/۴/۶۰ گواہ شد عبد الرشید بقلم خود ولد فقیر محمد ساکن کالابن تحصیل ڈاکخانہ گلہوتی ۴/۴/۶۰ گواہ شد حکیم محمد سعید مبلغ سلسلہ احمدیہ چارکوٹ ۴/۴/۶۰

نمبر ۱۳۲۴۳ منکہ امۃ اللہ رکھی زوجہ شریف احمد صاحب ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۷/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

مہر مبلغ ۱۵۰/- روپیہ بذمہ خاوند واجب ہے۔ اس کے علاوہ میری موجودہ وقت میں کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اگر آئندہ کوئی جائیداد کسی قسم کی مجھے کسی ذریعہ سے ملے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کو اس میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کا حق نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ میری اس وصیت کو قبول فرمائے۔ آمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

الامۃ نشان انگوٹھا امۃ اللہ رکھی۔ گواہ شد شریف احمد ڈوگر خاوند موصیہ قادیان ۱۸/۷/۵۹ گواہ شد فتح محمد کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان موصی ۱۰۲۹ ۱۸/۷/۵۹

نمبر ۱۳۲۳۱ منکہ شمس العارفین ولد محمد عبد المنعم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب (بھارت) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ جولائی ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ماہوار آمد بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان مبلغ ۷۶/- روپیہ (چھہتر روپے صرف ہے) نیز میری منقولہ جائداد اس وقت کچھ نہیں ہے نیز میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں کیونکہ میں اپنے حالات کی بناء پر اپنے حصہ کی آبائی جائداد اپنے دوسرے بھائی بہنوں کے حق میں چھوڑ چکا ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جس قدر بھی ہو دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ یا اس کے تغیر و تبدل کی صورت میں کوئی جائداد کسی قسم کی ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر خزانہ صدر انجمن قادیان میں جمع کراؤں تو بوقت وفات حساب کرنے وقت وہ رقم مجرا کی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد دستخط شمس العارفین۔ گواہ شد منظور احمد ولد سرور وانی ساکن بستہ لیہ پور حال قادیان۔ گواہ شد نذیر بشیر عطاء الرحمن سیکرٹری وصایا مقامی انجمن احمدیہ قادیان

نمبر ۱۳۲۴۴ منکہ سرتاج بیگم زوجہ زین العابدین صاحب قوم سید پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۵۶ء ساکن مدراس صوبہ مدراس۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ ہاں البتہ منقولہ جائیداد مالیتی ۵۲۱/- روپے بتفصیل ذیل ہیں۔

مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے ۵۰۰/- روپے۔ زیورات طلائی ازقسم بے طلائی وزن تین سورن مالیتی ۲۱/- بتو بر نہ پے میزان ۵۲۱/- روپے۔

میری اس جائداد مالیتی ۵۲۱/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر اس کے علاوہ بھی کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ سرتاج بیگم ۲۲/۳/۶۰ گواہ شد شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس ۲۲/۳/۶۰ سید زین العابدین خاوند موصیہ ۲۲/۳

نمبر ۱۳۲۴۹ منکہ خادم حسین ولد دل محمد قوم جنجوعہ پیشہ زمینداری دکانداری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالابن ڈاکخانہ گلہوتی ضلع پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر و اکراہ مندرجہ ذیل وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ میری آمد سالانہ دو صد روپیہ ہے میری موروثی جائداد کا حق مجھے نہیں ملا۔ میرے والد صاحب موصی بقید حیات ہیں۔ میں اپنی مذکورہ بالا آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اس کے بعد اگر میری کوئی اور آمد ہوئی یا جائداد غیر منقولہ ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اسی طرح میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ہوگی۔

العبد خادم حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالابن پونچھ۔ گواہ شد شاہ محمد ولد بہادر علی صدر جماعت احمدیہ کالابن کشمیر پونچھ ۲۷/۵/۶۰ گواہ شد حکیم محمد سعید مبلغ سلسلہ احمدیہ صوبہ جموں پونچھ کشمیر ۲۷/۵/۶۰

وصیت:- ایک ضروری تحریک

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے ایک حالیہ ریزولیوشن کے ذریعہ فیصلہ فرمایا ہے کہ:-

"عہدیداران جماعت اور مبلغین کے ذریعہ سے وصیت کی تحریک کو تیز کیا جائے اور اخبار میں اعلان کر کے سال میں ایک ہفتہ وصیت منایا جائے۔ اور جو مبلغ یا عہدے دار سال میں دس یا اس سے زائد وصیتیں کرائے ان کے نام نمایاں کارکردگی کے طور پر اخبار میں شائع کئے جائیں۔ اور انہیں انجمن کی طرف سے خوشنودی کا سرٹیفکیٹ بھی دیا جائے"

اس فیصلہ کی تعمیل میں جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں اور حلقہ جات میں وصیت کی تحریک کو تیز کرنے کی سعی فرمائیں اور کوشش فرماویں کہ ایک سال کے عرصہ میں ہر عہدے دار اور مبلغ کم از کم دس یا اس سے بھی زیادہ نئی وصیتیں کرائے علاوہ مندرجہ بالا فیصلہ کے ایسے عہدیداران اور مبلغین کے اسماء دفتر کی طرف سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے بھی پیش کئے جائیں گے۔

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال یکم مئی ۱۹۶۱ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء مقرر ہوگا ہفتہ وصیت منائے جانے کا اعلان عنقریب بذریعہ اخبار کیا جائے گا۔ عہدے داران اور مبلغین کرام اپنے ذریعہ کرائی گئی وصایا کا ریکارڈ دفتر ہذا میں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ عہدہ داران احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارے کاموں میں برکت دے۔ آمین

خاکسار محمد عبد اللہ سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

خبریں

قاہرہ ۱۸ر جولائی۔ اسلامی حکومتوں میں اختلاف اور انتشار کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے جبکہ مورخہ ۲۴ر جولائی کو ایران نے اسرائیل کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔ یہ اعلان کچھ اس طرح اچانک ہوا کہ عام سرسے اسلامی ممالک خاص طور پر دنیائے عرب حیران رہ گئی۔ [illegible] رہے ایران سے قبل ترکی بھی اسرائیل کو تسلیم کر چکا ہے۔ مگر سینٹو کے تین ایشیائی ملکوں میں سے صرف پاکستان نے ایسا نہیں کیا۔ — متحدہ عرب جمہوریہ میں ایرانی سفیر مسٹر غریب کو کل رات وزارت خارجہ میں طلب کیا تھا اور انہیں قاہرہ سے چلے جانے کی ہدایت کی گئی۔ انہیں بتایا گیا کہ ایران کی طرف سے اسرائیل کو تسلیم کئے جانے کے نتیجہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کے ایران سے سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے ہیں۔

نئی دہلی یکم اگست۔ آج لوک سبھا کا موسم برسات کا سیشن شروع ہو گیا۔ اس میں وزیر اعظم پنڈت نہرو نے اعلان کیا۔ کہ [illegible] حالات میں پاکستان کے ساتھ مذاکرات [illegible] بھارت اور پاکستان کی موجودہ کشیدگی جلد ہو جائے تو یہ دونوں کے لئے مفاد مند ثابت ہوگا۔ آپ نے نہری پانی کے جھگڑے کے بارے میں کہا کہ اس سلسلہ میں بڑی بڑی مد دل پر سمجھوتہ ہو گیا ہے اور صرف معمولی دور سے کچھ جھگڑا باقی ہے۔ نائب وزیر خارجہ شریمتی لکشمی مینن نے کہا کہ مناسب موقع ملا تو پنڈت نہرو پاکستان سے دوسرے زیر بحث مسائل پر بات چیت کو تیار ہوں گے۔

نئی دہلی یکم اگست۔ بھارت سرکار اور ناگا لیڈروں سے ابھی بھارت کے اندر الگ ناگا صوبہ کے قیام کے بارے میں جو سمجھوتہ ہوا ہے وزیر اعظم مسٹر نہرو نے آج لوک سبھا کو اس کی تفاصیل سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ معاہدہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آئین میں ترمیمی بل موزوں وقت پر پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔ نیا صوبہ موجودہ ناگا ہلز اور ٹیونسانگ علاقہ پر مشتمل ہوگا۔ آسام کا گورنر ہی اس کا گورنر ہوگا۔ اور نیا صوبہ آسام ہائیکورٹ کے دائرہ کار میں ہوگا۔ عبوری مدت کے بعد نئے صوبہ کی اپنی لیجسلیٹو اسمبلی اور وزارت ہوگی جو کہ اسمبلی کے روبرو جوابدہ ہوگی۔ ناگاؤں کے مذہبی اور سماجی روایوں۔ ناگاؤں کے رواجی قوانین اور زمین کی ملکیت اور انتقال اراضی کے طریق کار کے بعض تحفظات کی دستاویز کی جائے گی۔ جو کہ آئین کے چھٹے شیڈول میں درج ہیں۔ عبوری مدت کے دوران میں صوبہ کی ایڈمنسٹریشن میں گورنر کی مدد کرنے اور انہیں مشورہ دینے کے لئے ایک انٹرم باڈی مقرر کی جائے گی۔ جو [illegible] کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ عبوری مدت کے دوران میں اور اس وقت تک جب تک کہ نادار ناگاؤں کی سرگرمیوں سے صورت حال خراب رہے گی۔ امن و انتظام [illegible] زیر [illegible] ہوگی پرائم منسٹر نے امید ظاہر کی کہ اس معاہدہ سے ناگا علاقہ میں نارمل حالات تیزی سے بحال ہو جائیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ واضح کر دیا۔ حکومت دشمن عناصر کے ساتھ مضبوطی سے نپٹے گی۔

کراچی یکم اگست۔ بھارت نے مغربی جرمنی اور جاپان ایسے صنعتی طور پر ترقی یافتہ ممالک کے مقابلہ میں پاکستان کو ریلوے ڈبے سپلائی کرنے کی پیشکش کی ہے۔ پاکستان سرکار نے گزشتہ مہینے دارہ ۱۰۰ ڈبے سپلائی کرنے کے متعلق ٹینڈر طلب کئے تو یہ پایا گیا کہ بھارت نے میٹر گیج کے ۴۰ ڈبوں کی سپلائی کے لئے سب سے کم نرخ دئے ہیں براڈ گیج کے ۲۰ ڈبوں کے لئے سب سے کم نرخ جاپان کے ہیں۔

نئی دہلی۔ یکم اگست۔ آج وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ دلائی لامہ اور ان کے رفقاء پر اب تک ۵ لاکھ ۴۴ ہزار ۱۹۱ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ جبکہ تبتی پناہ گزینوں کی آبادکاری پر ۱۴ لاکھ ۵۹ ہزار ۲۱۲ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

امرتسر یکم اگست۔ پنجاب سرکار کے محکمہ ڈرینج کے ایک اعلیٰ افسر نے بتایا کہ اضلاع امرتسر اور گورداسپور میں خطرناک نالے جو کہ ہر سال برسات کے دنوں میں ان ہر دو اضلاع میں زبردست تباہی کا موجب ہوتے ہیں۔ پنجاب سرکار نے ان پر خاطر خواہ کنٹرول کر لیا ہے۔ ان نالوں کی تعمیر پر اس وقت تک کل پچاس لاکھ روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے۔ جبکہ دوسرے پلان میں کل ایک کروڑ ۵ لاکھ روپیہ ان دونوں اضلاع کے ڈرینج کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ آپ نے اس امر کا انکشاف کیا کہ تیسرے پلان میں گورنمنٹ امرتسر اور گورداسپور کے اضلاع میں نالوں کی کھدائی کے لئے کل چار کروڑ روپیہ کی رقم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تاکہ ان ہر دو اضلاع کو طوفانی طغیانیوں سے بچایا جا سکے۔ گورداسپور اور امرتسر کے اضلاع میں ایک سو میل لمبے قصور نالہ ۶۰ میل ہڈیارہ نالہ اور ۳۰ میل قصور نالہ کی کھدائی کا کام ہو چکا ہے اور ان کے علاوہ دو درجن چھوٹے نالے کھودے جا چکے ہیں۔

نئی دہلی یکم اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ناگا لینڈ کے الگ صوبہ کے قیام کے اعلان کے بعد [illegible] وفد نے پنڈت پنت ہوم منسٹر سے جو ملاقات کی اس کے دوران میں ناگا وفد کے ایک ممبر نے پنڈت پنت کو یقین دلایا کہ ہم ہندوستان کی عظیم قوم کے ممبر کی حیثیت میں کام کریں گے۔ ہم ان تمام مشکلات کو ختم کر دیں گے جو ہمیں درپیش ہیں۔ اور ملک کی ترقی کے لئے قدم ملا کر چلیں گے۔

نئی دہلی یکم اگست۔ پتہ چلا ہے کہ جب ناگا قبائلی علاقہ ایک الگ باقاعدہ صوبہ قائم ہوگا۔ تو اس کی راجدھانی کوہیما میں بنائی جائے گی۔ اس امر کا امکان ہے کہ ناگا دیش کی گورنری کا کام بھی آسام کے گورنر کو سونپ دیا جائے۔ اور وہ سال کا کچھ حصہ شیلانگ اور کچھ کوہیما میں گذارا کریں۔ باقاعدہ ناگا دیش قائم کرنے میں کم از کم چھ سال لگیں گے۔ اور اس عبوری عرصہ میں ایک نمائندہ حکومت قائم کی جائے گی۔ ناگا دیش قائم کرنے کے لئے حکومت کو آئین میں ترمیم کا بل پیش کرنا پڑے گا۔ ناگا دیش اس صوبہ کا سولھواں صوبہ ہوگا۔

لنڈن یکم اگست۔ ناگا باغیوں کے لیڈر مسٹر اے زیڈ فیزو سخت جھنجھلائے ہوئے ہیں۔ ایک بیان میں کہا کہ ناگا لینڈ کے مستقبل کے متعلق صرف اسی معاہدہ کو تسلیم کیا جائے گا جو کہ ناگا قوم کے حقیقی نمائندوں کے ساتھ طے ہوگا۔ مسٹر فیزو نئی دہلی سے جاری کردہ اس اعلان پر تبصرہ کر رہے تھے کہ ۱۶ اشخاص کے ناگا وفد اور بھارت سرکار کے درمیان ایک ہفتہ سے جو بات چیت ہو رہی تھی وہ کامیاب ہو گئی ہے اور اس کے نتیجہ میں ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کے ماتحت ناگاؤں کو انڈین یونین کے اندر ایک الگ صوبہ دیا جائے گا۔

دعائے مغفرت

افسوس محترمہ خاتون بی بی صاحبہ اہلیہ منشی ناظم خان صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ او۔ایم۔پی ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ دمہ میں مبتلا رہنے کے بعد مورخہ ۲۱/۷ کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مقامی مستورات میں سے زیادہ تعلیم یافتہ تھیں۔ پنجگانہ نمازوں کے التزام کے ساتھ ادا کرنے کے علاوہ قرآن کریم احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے خاص شغف رکھتی تھیں تبلیغ حق کا بہت شوق تھا۔ حتیٰ کہ میلوں بیل گاڑی میں سوار ہو کر اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو بہترین طریق پر پیغام حق پہنچایا۔ جب کیرنگ میں لجنہ اماء اللہ قائم ہوئی انہیں مقامی لجنہ کی اول ممبر بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اور لمبے عرصہ تک کیرنگ کی لجنہ اماء اللہ کی وائس پریذیڈنٹ رہیں۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار سید ابو صالح احمدی۔
صدر جماعت احمدیہ او۔ایم۔پی کٹک۔
و ضیاء الدین خان پوسٹ ماسٹر کیرنگ۔